

U2456

Title - Deewan Khayr (Edition - 2)

Creator - Sheikh Mohd. Ibrahim Khayr

Publisher - Miftah Noonani (Lucknow)

Date - 1892

Pages - 100

Subjects - Urdu Shayari - Dastan-een.

به حسن و بخت و هما در زمان امین



در طبع مشفق کشت و کار و بزمین مسکون

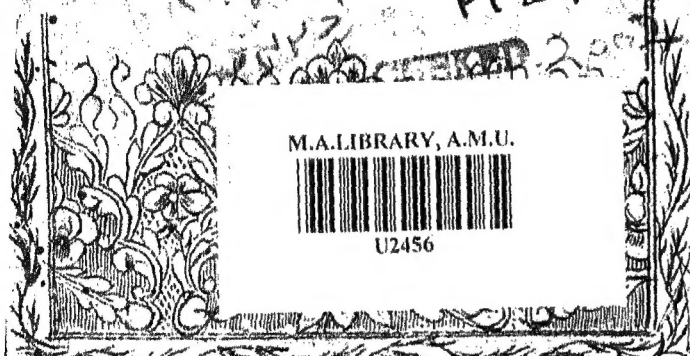
Handwritten text in Persian script at the top of the page, likely a preface or introductory note.

۲۴۵۶

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2456



بسم الله الرحمن الرحيم

الف احمد کانا سنگتیا گویا قلم میر
 دم شمشیر قاتل پر پیچ خانانہ جہ میر
 کہ آیا یا بچون آغشته ہو کر لب پر دم میر
 کہ ہو گہری ہو تو روی من کو چرخ دم میر
 جہیک سو دیدہ صراف کی نقش دم میر
 رنگ سائیدہ مرغ ہو نقش قدم میر

ہوا احمد خدا میں دل جو مستور قدم میر
 صراط عشق پر لبکہ سو ثابت قدم میر
 ہوا یسینہ یکسار زار و شت غم میر
 وہ ہون میں گیسو موج محیط غم میر
 نشان درواجی کرد کہا زور و شجاعت
 وہ ہونین ہ نور و شوق میر و سائہ جانا

نہو در و قمر ترک سجن البیس سو آدم
 عدد کی سرکشی سو فوق کتب تہہ ہم کو میر

Handwritten text in Persian script at the bottom of the page, continuing the poem or providing commentary.

Handwritten text in Persian script on the right margin, likely a commentary or additional verses.

دیوان افوق ۲

[illegible]

بل بی وحشت ابتکاب بھی شاخ آکھو
دیکھنا زہراب پیکان محبت کا اثر
کہینچے مانی اوس پری کی کوئی کھنکھ
تیرے قامت سے جو ہو ریاقیاست پر

و فوق راه عشق و ده کوچہ ہر جسکی خاک میں
ہے زرتاج کی سیلیمان بیضہ بیضہ مورا کا

لکھو او سو خط میں کہ ستم او ٹہنہ نہیں سکتا
 بیمار ترا صورت تصویر نہائی
 تی یہ صدای جرس ناتیم لیلے
 دن اندرون تہ سنگ ہمارا
 رخ معاصی مرا اس دامن ترسم
 ناپون تری تیغ کا شہ زندہ جان
 در کعبہ سو اوٹھانا تو ہی آسان
 بن آنا گر انبار ہی جوخت سفر
 اکار زوال کیا جمع کو تکیا ذوق

پر ضعف سو ماتہ نہیں قلم او ٹہنہ نہیں سکتا
 کیا اوٹھو سرست غم اوٹھہ نہیں سکتا
 صد حیف کہ مجھ کو کا قدم اوٹھہ نہیں سکتا
 سر زیر گران بارالم اوٹھہ نہیں سکتا
 جون حرف سر کا غم اوٹھہ نہیں سکتا
 سر سر تری سر کی قسم اوٹھہ نہیں سکتا
 پرینہ رخسار صنم اوٹھہ نہیں سکتا
 رامی راہ رو ملک عدم اوٹھہ نہیں سکتا
 کچھ فائدہ جو دست کرم اوٹھہ نہیں سکتا

لکھو او سو خط میں کہ ستم او ٹھہ نہیں سکتا
 ہمارا صورت تصویر نہالی
 تی ہو صدای جبر سناتہ لیلے
 دن انہ روئید تہ سنگ ہمارا
 دلخ معاصی مرا اس دامن تہ
 ناہون تری تیغ کا شہرہ جان
 در کعبہ سو او ٹھانا تو ہو لسان
 بن آنا اگر انبار ہو جوت سحر
 اکار زوال کیا جمع کو کیا ذوق

پر ضعف سو مانتہ نہیں قلم او ٹھہ نہیں سکتا
 کیا او ٹھو سب تر غم او ٹھہ نہیں سکتا
 صد حیف کہ مجھ کو نکادہم او ٹھہ نہیں سکتا
 سر زیر گران بارالم او ٹھہ نہیں سکتا
 جون حرف سر کا غم او ٹھہ نہیں سکتا
 سر میرا تہ سو سر کی قسم او ٹھہ نہیں سکتا
 پر پڑہ رخسار صفت او ٹھہ نہیں سکتا
 لای راہ رو ملک عدم او ٹھہ نہیں سکتا
 کچھ فائدہ ہو دست کرم او ٹھہ نہیں سکتا

اینت ختمی فقط کیا حکم
 سلم
 خیال عارض ترا بندہ ہو بلا س کا فر
 تیرہ بخون کی فوج تو قصاب بن
 نوازا کیو دیکھ تو مری آئینہ ہو یہ کیا
 اپنا آئینہ مرادین راہ بن
 آہ کہ سہا تہ تو بخلا شرا نش بن
 چرخ برجا کوہ خورشید جہان تاب بن
 نام منظور ہو تو فیض کہ اسباب بن
 بن بنا جاہ بنا مسجد و تالاب بن
 جب کیا عشق کہ دریاں گران بن
 تو کس موی جو آواز کس بن
 او کس موی نہت دہوندا بن
 اگر با تو کیونچ اپنا بن
 تہ انسان کو سنگ دینا بن
 فتنہ او سکا ہمایا بن
 مقدری ہو کہ سود دنیا بن
 تو غمناں نہ کہ کو دنیا بن
 کہ کابن ہو کہ کو دنیا بن
 کہ کیا بن کہ کو دنیا بن

[illegible]

کمالی است که در این عالم پیدا شود
 و در این عالم پیدا شود کمالی است
 و در این عالم پیدا شود کمالی است
 و در این عالم پیدا شود کمالی است

کیا بود که جو سحر آید کینا و بکینا هم دوست کینا کینا کیا گرم تپش تو تا شکر بر سر گس	دشمن کا سخن نه نشین منتظر نظر ایک حسین ہو ہی چکا تھا میں سرد تہ خنجر کین ہو ہی چکا تھا
---	--

جو کچھ کہہ ہوا ہم سہو وہ کس طرح نہوتا حکم زلی ذوق یوہین ہو ہی چکا تھا	
--	--

ہم میں از سایہ تر کو چو کی دیوار مختلف گرد دل تار ہو میخوار آتنا تو سوز فغان ہو کہ چمن میں بنبل چرخ پر پیڑ رہا جان بچا گری ہون رگین حلق بریدہ کی سگوار عین کماند از تر تیر شہ تہ خون کیون نہ ہر تار میں سج دل ہو گریز دینگ جان بومہ لعل نکین ہم	کام جنت میں ہو کیا ہم گنہگار و سچ اک جام تو ہو یار اہی یار خرم گل کی جگہ ڈھیر ہو لگا روکا ہو سکا جنت مداو تر ہو بیمار گر تاشا تجھ منظور ہو فوار ہو کہ ہلا رہتا ہو اسو اسطی تو جلیخانہ ہو محبت کر گرفتار جان نثار ہو اگر شہوہ کھوار
--	---

بی سیاہی نہ چلا کام مسلم کا اسی ذوق رو سیاہی سر و سلمان ہو سہ کار و نکا	
--	--

ہر نفس در خواہ گزشتہ دنیا
 کون گزشتہ کونجا و بصفائی
 خاکساری ہو سکا کچھ سانچہ
 گزشتہ دنیا کونجا و بصفائی
 بوسہ بوسہ گزشتہ دنیا
 گزشتہ دنیا کونجا و بصفائی

دیکھ کر دیکھنا ہو ذوق کہ وہ پورہ
 دیدہ روزن دلم ہو کہانی دینا
 ہوتا عاشق ہو غمزدن دشمن ایمان
 دل غمزدی کہ جلدی کام پریشان
 جوت پی جانوں کلام دوسری امان
 ہیں کہ جابہ ہی وہ اگر گزشتہ
 تو ہماری زندگی گزشتہ
 تو ہماری زندگی گزشتہ

ایک جگہ تاشا ہو سکا
 ایک جگہ تاشا ہو سکا
 ایک جگہ تاشا ہو سکا
 ایک جگہ تاشا ہو سکا

این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان
 در روز پنجشنبه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان

بهو سکر آلوده دامن پاکدامن کس طرح نفس سنجید و کرد قدرت هرگز تهنوت نیستی	اسی ترخیا چو پیر دامن یوسف کنیا دیکه پیر سامان اسف خون سنیا
کسی سیکس کو ای میدار گراما تو کیا مار نه مارا آیکو جو خاک هوا کسیر بنجا تا بر سر سوزیکو کوار نفس ماره کو گراما خطا تو دلکی تهی قابل هست مار کتا نهین قول کا سجا همیشه قول دیگر تفنگ تیر تو طاعتی کچه نایس قاتل کر هفتی کرسا ته بیان رو کاشل فلق مری آنسو همیشه من رنگ لعل خون جگر دل دولون چلوین من خمی او کیا چلو دل سنگین خسرو پر بهیض ککو کلوچیا گباشیطان مارا ایک سجد ککر نهین	دیکه نه ای فوق بهو نگ آج پیرا کفویر خون پیر حایا او سنو لعل لب پیرا کتا بان کا جو ای پیر مرما بهو و سکو گراما تو کیا مارا اگر مارا پیر کوی کوی کسیر گراما تو کیا مارا نهنگ وار دناوشیر مارا تو کیا مارا تری لفون نه تشکین باند کراما تو کیا مارا جو او سنو نه ته میری ماتیه پیرا تو کیا مارا الهی پیر جو دلیر تاک کراما تو کیا مارا کسی نه قهقهه ای خیر مارا تو کیا مارا جو غوطه آب من قو کراما تو کیا مارا آهر مارا تو کیا مارا ۱۴ او دهر مارا تو کیا مارا اگر قشیه سکر سهار پیر مارا تو کیا مارا اگر لاکهون برس سجد من مارا تو کیا مارا

این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان
 در روز پنجشنبه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان

این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان
 در روز پنجشنبه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان

این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان
 در روز پنجشنبه در ماه رجب سال ۱۰۲۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتبخانه کهنه کاتبان

سہارا دے میں اوجھ یاد تو تیر دیکھا ذوق
گیا وہ غیر کے گہر تجھ کو ٹال کر کیسا

میں کہان سنگ دریاں سونل جاونگا
 ناک کہتا ہوں کہ ناچرخ زجل جاونگا
 رنی بیکہتا ہوں کہ تو سہا تہ نہ لچھا مجھ کو
 دریا میں بھی اگر جاونگا تو جاونگا
 کہ چہ فائدہ میں جاونگا تو شل جو شید
 دل کہی ہوں کہ مجھ پر عین سہیل
 سر دروہر و فلک ڈال دلا کہ بن اگ
 آنکھیں سے اشک صفت مجھ کو اگر سہیل
 بے قیاس فرما دو تیرا دھکا کچھ عشق کی راہ
 گر پڑا اگ میں پر و اینہ دم گر شوق
 ہوں وہ مشتاق شہادت تہ کہ نہ ہوں

جیش برک صفت باغ همامین ای ذوق
کچینہ ماتہ سیکا تو مائے قتل جاؤں گا

[illegible]

[illegible]

کہ ہو دیا نکا شعلہ جدا لادیب جدا کہ فوج سے نہیں رہتا کبھی نقیب جدا الہی ہونہ وطن سے کوئی غریب جدا نکر سکامری دل سے غم حبیب جدا	ہو اور علم و ادب مکتب محبت میں ہجوم اشک کی سیراۃ کیون ہونہ الہ فراق خلدی گندم ہو سینہ چاک تنگ کیا حبیب کو چھو جدا فلک اگر
---	--

و افکند بر هم خاک بیابان چرخها
نیخ بدم که نه بود و نماند از این
دیگر بخور مری جهانی پر دین به
بیکار ملت و دین گنجه کربلا بر باد
میونگ که گوشتی پرده دشمن ایمان چرخها

۱۰

کرین جدا ایک کس کس کو رنج ہم ادوق
کہ ہو نیوالے ہیں سب ہم غریب جدا

شکر پرہ ہی میں اوسن کو چٹا کر کہا
 رہا پال رہ عشق کی تربت گشتان
 تلخ کامی کارنا بعد فنا ہی یا اثر
 آشیان باغین و ہونڈا جفس جاکر
 دل جو دیوانہ نہتا میرا تو پہر کیوں اسکو
 آنکھ میں دیا رطلب گور سہی میں
 پی نہ واقف رہ پہلی ہی رہبر موجود
 ناتوان بین تن زار مرادیکہ کھا
 نہ کہو خوبی و رشتی سے غرض آمینہ دار

[illegible][illegible]

مکانات دہلی اور قاتل کی فتنہ و فحاشی

کھڑا ضبط میں گرے تو مٹی فوق اک گھڑی بہر میں
کھڑے کی طرح گھڑیاں کے غرق آسمان ہوتا

انگلیں مرنے لگیں وہ ہل جاتا تھا
 جو چشمہ کہ در غم ہو وہ ہو کور تو بہتر
 بیمار محبت کی لیا تیری سنبھال
 ہو تجھے عیادت جو نہ بیمار کی پاس
 کہیں نہ دل انسان کو نہ وہ رلف سیام
 اسی گریہ نہ کہہ میرے خشک کو غراب
 تاثیر محبت محبت اک حب کا عمل ہے
 فرقت نہ ترستی با نفس سینہ میں ہے
 مان کچھ تو ہو حاصل شمر نخل محبت
 دل گر کو نظر نہ تری اوٹھیں کا ہیز
 وہ صبح کو آؤ تو گردن باتوں میں دو پہر
 ڈبل جا جو دن ہی تو اوسط طرح شام

ہر حسرت پا بوس نکل جاتا تھا
 جو دل کہ ہو در داغ وہ جل جاتا تھا
 لیکن وہ سنبھالے سنبھل جاتا تھا
 لہذا کو خبر اس کی اجل جاسے تو تھا
 اثر در کوئی انسان کو نکل جاتا تھا
 لکڑی کی طرح پانی میں گل جاتا تھا
 لیکن یہ عمل یار پہ چل جاتا تھا
 کاشا سا کہٹکا ہے نکل جاتا تھا
 یہ سینہ پہ پو پو سن جو پہل جاتا تھا
 یہ گریہ نہ ہی سنبھل جاتا تھا
 اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا دل جاتا تھا
 اور پہر کہوں گے آج سے کل جاتا تھا

ہر حسرت پابوس نکل جا تو چہا
 جودل کہ ہو ز داغ وہ جل جا تو چہا
 لیکن وہ سبھا سے بہل جا تو چہا
 لیکن کو خبر اسکی اجل جائے تو چہا
 اشد رکوئی انسانکو نکل جا تو چہا
 لکڑی کی طرح پانی میں گل جا تو چہا
 لیکن یہ عمل یار یہ جل جا تو چہا
 کاشا سا کھٹکا ہے نکل جا تو چہا
 یہ سینہ پہ پو لون سے جو بہل جا تو چہا
 یہ گدڑ سے بہل ہی سبہل جا تو چہا
 اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا دل جا تو چہا
 دیر پہر کہوں گے آج سے کل جا تو چہا

نوکارت دکنی اور قاتل کی نیت و طرح ظاہر
 کہ خنجر ہر مری گردن پر رک رک کر دیا ہوتا
 کہ تیرا ضبط میں گرے تو اسی وقت اک لٹری بہر میں
 کھڑی کی طرح گھڑیاں کے غرق آسمان ہوتا
 انگلیں مرنے والی دیکھ کر ہل جاتا تھا
 جو چشم کم زخم ہو وہ ہو کور تو بہتر
 بیمار محبت ڈالیا تیری سسہ نہا ہوا
 ہو تھیں عیادت جو نہ بیمار کی اپنی
 لینے دل انسانوں نہ ذرا ف سیام
 ہی گر یہ نہ کہ میر تر خشک کو غرق
 تا غیر محبت محبت اک حب کا عمل ہو
 رفت نہ تری بار نفس سیر میں سیر
 ان کچھ تو ہو حاصل شمر نخل محبت
 ل اگر کو نظر سترے او ہنر کا ہنر
 صبح کو آ کر تو کروں باتوں میں دو پہر
 بل جا جو دن ہی تو اسی طرح کشم

ہر حسرت یا بوس نکل جاتا تھا
 جو دل کہ ہو در داغ وہ جل جاتا تھا
 لیکن وہ سب کچھ سہل جاتا تھا
 لیکن کو خیر ادسکی اجل جاتا تھا
 ارشد کو فی انسان کو نکل جاتا تھا
 لکڑی کی طرح پانی میں گل جاتا تھا
 لیکن یہ عمل یار پہ چل جاتا تھا
 کاٹنا سا کھٹکا ہی نکل جاتا تھا
 یہ سینہ پہ پو پو سن جو پھل جاتا تھا
 یہ لکڑی سی پہل ہی سہل جاتا تھا
 اور چاہیوں کہ دن تھوڑا سا دل جاتا تھا
 اور پھر کہوں گے آج سہل جاتا تھا

۱۱
 دیوانی
 بیست و نهمین جون اسی دولت بین و
 کرامت ہووہ غزال پینگ خوبرا
 منزل نامقام
 ہنوا آب شہا

بنو آب شهادت کے گلوڑ بنوا
مسعود جب وہ ہوا کسی تو بخیر بنوا
جلو میں خاک ہو تو نبی راہوں مضطر
یہ وہ سیلاب کے کشتہ بنوا پر ہوا
اوسکو زلزلہ غم کے سائے بنوا پر ہوا

بعد من ہی خیال چشم قناری
 میں ہمیشہ عاشق سچیدویان ہی
 پستہ قد ہی نہ کام غیر میں لعل لب
 بندہ سکا ہنسی نہ مضرب اوس دلیلی کا
 جابل منکر نہ آئی راہ پر سحر سی ہی
 پاؤں کب نکھرے کابل حلقہ زنجیر سی
 کب لباس نبوی میں جہت پر ہنسی
 آویت اورشی ہو علم ہو کچھ اورشی
 جلوہ آفتاب اگر نہ انہیں حیرت فرا
 حلقہ کیسویں دیکھی کسی رخسار کی تا
 مدنون ل اور پیکان نون سینی ہی
 سکو دیکھا اوس اور اوسکو نہ چھو گیا
 اگر زلفین دین ستی تہاں اب انکھیں
 مجھ میں اوسیں بطور گویا رنگ بو گل
 دین دایان ٹھونڈتا ہر وقت ہوا

سبز ترست برادق غزالان ہی
 خاکیر روئید سیر عشق بچان ہی
 پر سحر حق میں تو سنگ زیر نعلن
 ماتہ اپنا فکر میں زیر نخلان ہی
 چہل ہو جو چہل اپنی نامہ سلطان ہی
 تو سن وحشت ہمارا اگر مہم جولان ہی
 جامہ فانوس میں ہی شعلہ شریان ہی
 گستاخ طوطی کو پریا بارہ جوان ہی
 دین سہل دیکھ دیکھا کہ حیران ہی
 شبہ مالہ نشین سر گریبان ہی
 آخر شعل ہلکیا خون ہو کچھ گان ہی
 وہ انکھیں اور انکھیں پیمان ہی
 ملک اپنا ہمیشہ کافرستان ہی
 وہ رہا آغوش میں لیکن گریزان ہی
 اب کچھ دین ہی باقی نہ ایمان ہی

۱۲ دیوانہ و دیوانی

جهانمیں غرضہ غرضہ سو اودھ چاند نکلا
 ترہ عاشق کو ہر یون خوشگوار آیت بخش
 بزرگ طوق قمری کوئی نکل ہو ہر نیکیا
 ترہ و خسا کا پر تو پر ہر گرعاض کیا
 سینہ و جان میں کس سے زخم اوں تیغ و نم
 دلیران محبت کو خشن ہو او سکی مگان
 خراش سندیہ میں اک رنگیا ہو لوٹ کر ہنر
 اگر آتش مزاجوں کو خضہ ہو کس ویر
 خطا او سکا وصلک دولت کا ہو بیغیا

اگر بوعید کا الکن نو عشرہ ہر مہر م کا
مسلمان کو لگو جسطرح شیریں آب زعفران کا
کمند گردن ل ہو جو حلقہ زلف پر خرم کا
کہ در شہک زنی خورشید پر قطر شہنشاہ کا
کہ بیان کہلتا ہر سجدہ سوزن عیسوی پر مہر کا
پس مژدن کھمین سہی عالم جاہ ستار کا
غلط ہے جو سچتر مین کہ یہ پہا ہر مہر م کا
تو جب کیا ابلیس لعین دشمن ہر آدم کا
لگا قسمت دہ منسخہ ماتہ یہ کسر خط مہر کا

شہید اذوقی سنہ ۱۹۱۰ء میں لاہور
میں جڑا ہوا ہے گویا وہی اک تخیل ماتم کا

گل اوس نگاہہ کر زخم رسیدن میں کیا
کیا جان تیغ عشق کی لذت کو بولہوا
گر بعد فقر ہر سنگ دنیا ہوا فقر
و کہلا کر کہکشان سے فلک چاک سوز

یہ بھی لہو لگا کر شہید و نین مل گیا
گو جن مٹخ وہ خلق رید و نین مل گیا
کمخت پاک ہو کر پلید و نین مل گیا
اوس مہوش کسینہ و رید و نین مل گیا

<p>جہاں میں غصہ عشرہ ہو اوجہ چہ غم کا ترہ عاشق کو یوں خوشگوار آیت بچہ برنگ طوق قمری کوئی نکلے ہر شکار ترہ و خاساک پر تو بڑی گر عارض کیا سینہ جہاں کس سے زخم اوس تیرہ شکر دلیران محبت کو خلیش ہو او شکر کیا خراش سینہ میں اک رنگی ہو ٹوٹ کر باز اگر آتش مزاجوں کو خدہ ہو خاک و پر خطا و سکا و صلا دلت ہو پیغام لقا</p>	<p>اگر ہو عید کا اک دن تو عشرہ ہو محرم کا مسلمان کو گویا حطرح شیریں آب زعفران کا کھنڈ گردن ل ہو جو حلقہ زلف پر خم کا کہ ہر چہ تک زنی خورشید پر ہر قطرہ شمع کا کہ بان کہتا ہو بچہ سوزن عیسوی پر خم کا پس مدن محمد میں سہی عالم جاہ رستم کا غلط ہو جو چہ تیرہ میں کہ یہ پہا ہر مرہم کا تعب کہ کیا بلیس لعین دشمن ہو آدم کا لگا قسمت ہو نسخہ ماتہ یہ کبر عظم کا</p>
<p>گل اوس نگہ کر زخم رسیدن مل گیا کیا جانی تیغ عشق کی لذت کو بولہوا گر بعد فقر ہر سنگ دنیا ہو افقر ذکر لدا کہ لکھن ان سے فلک چاک سینہ</p>	<p>یہ بھی ہو لگا کہ شہید و نین مل گیا گو چون تلخ وہ خلق رسید و نین مل گیا کمخت پاک ہو کہ پلید و نین مل گیا اوس ماہوش کو سینہ درید و نین مل گیا</p>

جگر فوم دین میں ہی مشکل ہو رہی ہو
 اور منہ جھال بہت زرد ہو رہا ہو
 ہر روز دل ایسا دھڑکائی ہو
 آنکھیں سر آنکھیں پر لڑتی ہو
 کبھی یہ سچا نہ اس بھنگ و جھل میں
 دیکھو اس کا کل پہچاننے میں کہ نہایت
 یہ سب بخت کی اپنی ہی بل میں مارا

دامن سب کی گردا میں قاتل ہوتا
 نالی دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا
 اسنادق ہوتا کہ حبیب اس شکل ہوتا
 رکبہ کو خنجر پہ گلو آپ وہ سہل ہوتا
 زلف ہوتا کہ ہر خسار پہ پیل ہوتا
 جہنم شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا
 ہر وہ خود دین کہ خدا کا بہتی قاتل ہوتا
 ورنہ یہاں کون تھا جو تیری مقابل ہوتا
 تو جہاں دیکھتے ہو غنچہ و مان ل ہوتا
 ایک دل ہوتا مگر درد کر قابل ہوتا

چوڑا ماتہ سو گر نہ کہیں سہل شوق
 چپن پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر
 کرتا بیمار محبت کا سچا جی علاج
 ذبح ہو چکا مزا جانا اگر صید حرم
 گر یہ بخت ہی ہوتا تھا نصیب کون مر
 آتا کیوں مصرعین کینا نہ ہو شکستہ یوسف
 موت نہ کر دیا ناچار و گر نہ نشان
 آپ آئینہ ہستی میں ہو تو اپنا حرف
 دل گرفتوں کی اگر خاک چمن میں ہو
 سیدہ چرخ میں ہر اختر اگر دل ہو تو کیا

ہوتی گر عقید کشانی نہ یاد کے ماتہ
 ذوق حل کیونکہ میرا عقید مشکل ہوتا

تو زمین زرد ہوتی نہ فلک کہو ہوتا
 دل سخت کا شکار فرج جیہود ہوتا
 جو یوں تہا دیکھو جلنا تو بلا سے عود ہوتا

جو نہ رنگ رنج و ماتم کا یہاں ہوتا
 کسی نہ شکستہ کو دنیا تو کچھ اسکو ہوتا
 تری زرم میں تو جلتا کہ تہی ہو پوچھی

دلوں کی زبیر میں کسا خنجر
 تیرا جہاں خنجر آتا نہیں
 خنجر جہاں خنجر آتا نہیں
 خنجر جہاں خنجر آتا نہیں
 خنجر جہاں خنجر آتا نہیں
 خنجر جہاں خنجر آتا نہیں
 خنجر جہاں خنجر آتا نہیں
 خنجر جہاں خنجر آتا نہیں

دورانِ عشق ۱۴

مطلع	
جنت ہو زندگی میں ماند شباب کا	پریمی ہو پہلی مرگ سے ہونا عذاب کا
نام تمام	
مہم رہینہ پاچھون اور گرم بہتر زیر پا	دو پہر ہو سیاہ بھی مٹی ہو بکر زیر پا
نخل گل مہندی بولف سبوسین نگار	نو کھڑا ہو رکھ کر میرا کاسہ سنو زیر پا
نزد	
زادہ شرب پیو سے کافر بوا میں کین	کیا دیرہ چلو پا نی میں ایمان گیا
نام تمام	
کیا کہیں اوس جو ہم سے زیادہ جانا	دہ ارادہ ہو ہمارا جی ارادہ جانا
کیون نگہ بولتا یہ بندہ محکوم نقصا	گر بڑا دل اپنا قاضی کا پیادہ جانا
مطلع	
مڑہ پیکان کا ہو ٹکڑا کہ سرخی ٹکڑا	ٹکڑا ہو چاند کا ٹکڑا کہ سرخی ٹکڑا
نام تمام	
بیان تک عدد زمانہ ہو مرد لیر کا	جہلین میں شکاری کی پرہی شیر کا
جس کے سبب لڑائی ہو وہ آدمی نہیں	کونسا ہو گہر میں ساہی کا یا گل کزیر کا

پیر دلی دوستی خاک بر سر دود گشتی کس
 تو دود گشتی کس خاک بر سر دود گشتی کس
 ازین نوبت کاهنده نود گشتی کس
 استی در شمشک من در انزلی پر حفا
 آخر کو تیر ابره کس کو گشتی کس

اشعار مجموعہ

<p> کھتی تھی جو بت تینہ مری طرح ایک بیمار چشم دلبر آہو نگاہ کو ہر صید کی کمر گئی ٹوٹ جی مسواک فرمایا ہر زاہد کا اعتبار نا شیر بیکسی سے ہوسار اوخت خشک شاخ بنات کوئی قلیان منہ لگا </p>	<p> سو ہیگی نخل آرزو کو کہن کی شاخ شاخین ہی گر لگان تو لیکر منگی ٹوٹی بکمان دلبر ناوک گلن کی شاخ ہر یہ پنی اسکی ایک شجر مکر و فن پر شاخ دار جو سایہ نعش پہ اس سکھن کے شاخ ایسے مصاحب سے لگا اوس سے شاخ </p>
---	--

اشعار قصیدہ

گلگوئی تیرے بڑے نہ سکا کہ قدم صبا
کر دے جو تو نہال تو لابی ابھی نکال

رویت دال مخملہ :

کیا اتر تم جو ان گھڑی دو گھڑی کر کے
کیا روکا اپنی گریہ کو پہنچ کہ لگ گئی
کوئی گھڑی اگر وہ ملائم ہوئی تو کیا

[illegible]

سینه صاف و گون و کمری که هر ماه تو شکست
 ورق چرخ هوگو نسخه را شوب نهو
 یون ایران نفس تک کوئی پونه اکر
 ظاهر آرا نه کتا بونو بود و در خسو
 خجالت زمی به زمان کی گواهی می
 مهره کرنا به نام به چهره آفرین

هر صفائی می سزاوارش کن کا کا غن
 سر به چشم می سیم بدن کا کا غن
 جید غریب من شفیقان طبع کا کا غن
 کر زانش من لباسی نو بد کا کا غن
 مهری و ساد و میه چرخ کهن کا کا غن
 ماسی یون چو سحاب سبک و هر کا کا غن

فوق دایخته دیوان لکهنایا خاک
 متجمل نهین گرمی سخن کا کا غن

ردیف راء مهمله

نگار نهین حرف و نشین وین کی تنگ
 پیرایه لوده نگار خونی از کمر گرم جنگ
 و چشم نمور اک نظر می جوئی لاکهون
 جو رنگ لغت می شنایین هرگز می شنای
 جو چهره حسن تانکولایان و نهین که در وین
 نکلر آبا جوره انکونی دین سیمانک
 که جسکه ماهو نو در گریه سزارون میند
 تو بهر وین هر گرجگر می لاله رنگ
 که رنگ می سگران بهایین قیامت
 پونه جو کعبه به سلمان همیشه چین و رنگ

سینه صاف و گون و کمری که هر ماه تو شکست
 ورق چرخ هوگو نسخه را شوب نهو
 یون ایران نفس تک کوئی پونه اکر
 ظاهر آرا نه کتا بونو بود و در خسو
 خجالت زمی به زمان کی گواهی می
 مهره کرنا به نام به چهره آفرین
 هر صفائی می سزاوارش کن کا کا غن
 سر به چشم می سیم بدن کا کا غن
 جید غریب من شفیقان طبع کا کا غن
 کر زانش من لباسی نو بد کا کا غن
 مهری و ساد و میه چرخ کهن کا کا غن
 ماسی یون چو سحاب سبک و هر کا کا غن
 فوق دایخته دیوان لکهنایا خاک
 متجمل نهین گرمی سخن کا کا غن
 ردیف راء مهمله
 نگار نهین حرف و نشین وین کی تنگ
 پیرایه لوده نگار خونی از کمر گرم جنگ
 و چشم نمور اک نظر می جوئی لاکهون
 جو رنگ لغت می شنایین هرگز می شنای
 جو چهره حسن تانکولایان و نهین که در وین
 نکلر آبا جوره انکونی دین سیمانک
 که جسکه ماهو نو در گریه سزارون میند
 تو بهر وین هر گرجگر می لاله رنگ
 که رنگ می سگران بهایین قیامت
 پونه جو کعبه به سلمان همیشه چین و رنگ

۲۱
 دیوانی وین

<p>میں وہ ہوں گناہ چھوڑ کر میں نام آباد سایہ سروچمن تہہ بن ڈراتا ہے مجھے ہو گیا طفلی ہی سے دلین ترار و عشق اہل جوہر کو وطن میں رہو دنیا گفلک شوق ہی او سکوی طرز نالہ عشاق دل تو لگتی ہی لگیں حوریاں عدن گہر سے بھی واقف نہیں اوسکا احسا وصل میں گر ہو دی جھکوت ماہ جب</p>	<p>رہ گیا بس منشی قدرت جگہ بان چوڑ کر سانپا پانی میں ای سرخو مان چوڑ کر بہاگین میں مکتب سے ہم اوراق ناز کر لعل کون اس رنگ سے آنا بخشا چوڑ کر دھندل چوڑ کر ہر شے دو دلیان چوڑ کر باغ ہستی سے چلا ہوں ماراں چوڑ کر بیٹھی میں گہر بار سب ہم خانہ دران چوڑ کر رومی جانان ہی کو دیکھوں میں قران چوڑ کر</p>
<p>اندون کرچہ دکن میں بڑی قدر سخن کون جانو ذوق یزدلی کی گلخان چوڑ کر</p>	
<p>بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر کیا دھونڈی شت گشتگی میں مجھ کی اوس مرغ ناتوان پہر حشر جوڑ گیا ساتھی بٹ شرب پہر تہہ بن پڑی ہو خود اور کر پوچھ نامہ جو ہر مرغ نامہ</p>	<p>پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر عقلمر سے سراغ سے دور اور شکستہ پر مرغان کوہ و راغ سے دور اور شکستہ پر خیم سے الگ یاغ سے دور اور شکستہ پر اوس شوخ خوش باغ سے دور اور شکستہ پر</p>

(Faint handwritten Persian or Urdu script)

چکان تیره لدوز هر سو خار هر سو بار
 اوس تیره سو سو دلیمن خنجر برن گل

	رویف مسیح		مستجاب بود به نیایش و دعا طاعت او سه سال تمام در آن شهرت یافت
--	-----------	--	---

پانہ جون دھان میں پشانیو نہیں ہم
 ہوتی نہ یاد زلف تو خط شکستہ میں
 نہ سچیر میں ہی نالہ نہ سچیر کی طرح
 پانی نہ تیغ عشق سے ہمہ کہیں پناہ
 دوزخ ہی جا بھرہ دل میں مزید دل
 پا کو بیونکو مرده ہوزندان کو ہونوید
 تم ہی نہیں جگر پر ہی اسقدر
 مطلب سے اپنی کون ہر آگاہ خبر خدا
 ہمیں آئینہ میں صورت تصویر آئینہ
 ہو وہ عزیز سورہ یوسف سے ہی ہوا
 کیا جانیں ہم زمانیکو حادث ہی یا ہم
 کیوں جگر ہجر میں ہو دشمنہ یار سے
 یارب میں کسکی لطف کو زندہ نہیں ہم
 لکھتے الف خطوں کی نہ پشانیو نہیں ہم
 جوش نہیں سے رہتی میں جہانیو نہیں ہم
 قرب جسم میں ہی میں تو قرانیو نہیں ہم
 لائیں آگاہ کو شر افشانیو نہیں ہم
 پھر میں خون کے سلسلہ جذباتیو نہیں ہم
 سرگرم سوز عشق کی تہانیو نہیں ہم
 جو خط سر نوشت میں پشانیو نہیں ہم
 آئینہ رد کو سامنے جیرانیو نہیں ہم
 رکھیں ترسی شبیہ جو کھانیو نہیں ہم
 کچھ ہو بلا سے اپنی کہ میں فانیو نہیں ہم
 اب مر رہی میں اسکی پشانیو نہیں ہم

[illegible]

[illegible]

چو زلفش بوی خوشی بوی گلستان
 عشق کونش در غامض کونش
 غم اشک شمع بود خاک کونش
 برق چرخش بود خاک کونش
 در نه کی که با لبت کونش
 کس نکند که با لبت کونش
 زلفش در آن کونش
 ۲۰
 دل کز درق به ثبت من جد محو غوغ عشق
 هم که زد و فوق عشق کا دعوی سند من
 بلا این آنکه بوشی او نکی دلم لبت من
 تر می خرامم که پروین جفت من
 شب وصال که روز فراق من کی که
 تر می آید جو صیاد کست من فریاد
 چه کانی می تسلیم نو پرده
 تر می قتل بتا ز منین تیر قتل
 هم او که روز که قابل منین مرده شوره
 هم اینر ناتو بخارم گاشی کام لبت من
 قدم سب آنکه وقت خرام لبت من
 نصیب مجسمه انتقام لبت من
 نو پرده هم می تهنیر زام لبت من
 غرور حسن می کسان لبت من
 جب اولی نو خواجه لبت من
 جو عشق من دل مضطر کو تمام لبت من

غم اشک شمع بود خاک کونش
 برق چرخش بود خاک کونش
 در نه کی که با لبت کونش
 کس نکند که با لبت کونش
 زلفش در آن کونش
 ۲۰
 دل کز درق به ثبت من جد محو غوغ عشق
 هم که زد و فوق عشق کا دعوی سند من

غم اشک شمع بود خاک کونش
 برق چرخش بود خاک کونش
 در نه کی که با لبت کونش
 کس نکند که با لبت کونش
 زلفش در آن کونش
 ۲۰
 دل کز درق به ثبت من جد محو غوغ عشق
 هم که زد و فوق عشق کا دعوی سند من

غم اشک شمع بود خاک کونش
 برق چرخش بود خاک کونش
 در نه کی که با لبت کونش
 کس نکند که با لبت کونش
 زلفش در آن کونش
 ۲۰
 دل کز درق به ثبت من جد محو غوغ عشق
 هم که زد و فوق عشق کا دعوی سند من

چشمه آینه بین کب تر هوا پانی گاه
 پرتا هر سیل حوادث سر کوی مردگان
 صحبت صفا دلان همون کند زهره
 اب بهی گریه سر مجو فرصت نهفتن دار
 طاس قیامین کینا هر او سر برده
 دیکه نانی دونه منده بدو سر وقت خواب
 مین و همون نفسیدن کر جاک در کعبه
 نون ماین نگی بهر شنه دیدار
 سایه سر چمن تهمین راتا هر مجو
 و عن هر اینکا او سکر بر کعبه
 خط کو هم کنه جو پنهان کنه هر یک

اس طرح جانی بین دیکه پاکد امن بین
 شیر سید ماین تر هر وقت رفتن آبین
 رنگ سر آلوده موجا آبین بین
 گو که بین با کهر همون نگون بین
 دوب هر رور و کر تو ای بهر آبین
 برج آبی مین هر مه یا مهر شون آبین
 گر پرمی گردنه میری خاک مدفن آبین
 جیسر شنه کا دم هوتا مین آبین
 ارده ماین کج شنه رنگ گل آبین
 دالتا همون مبدم او پنهان هر خور
 بگی خط لکته هر لکته شفق مین آبین

چشمه آینه بین کب تر هوا پانی گاه
 پرتا هر سیل حوادث سر کوی مردگان
 صحبت صفا دلان همون کند زهره
 اب بهی گریه سر مجو فرصت نهفتن دار
 طاس قیامین کینا هر او سر برده
 دیکه نانی دونه منده بدو سر وقت خواب
 مین و همون نفسیدن کر جاک در کعبه
 نون ماین نگی بهر شنه دیدار
 سایه سر چمن تهمین راتا هر مجو
 و عن هر اینکا او سکر بر کعبه
 خط کو هم کنه جو پنهان کنه هر یک

غزل

سیر قابل هر پیر کی فرست نهفتن
 ده فدا طون هر تو ای سر قابل صحبت نهفتن

اس گلستان جهانین کینا گل عشرت نهفتن
 علم حکما عشق او جکا عمل و حشر نهفتن

ایک عفت شل بیک شیشه سافت
 خانه ششی کا اتر صحن آبین
 یوزر لچر چل بیک نو بیرون جهان
 خشت یادن بیک عرصه میان کعبه
 مین آک عرصه میان کعبه
 اکیل اولو سیرت با غم اندر دل
 اورا عفت اپیک کوی بیجاقت نهفتن

۲۹
 کوئی صورت این صورتی کی صورتی بین
 وقت پیری شنباب کی صورتی بین
 ایسی بین شنباب کی صورتی بین
 دلتا هر لکته هر لکته شفق مین آبین
 بگی خط لکته هر لکته شفق مین آبین
 دالتا همون مبدم او پنهان هر خور
 ارده ماین کج شنه رنگ گل آبین
 جیسر شنه کا دم هوتا مین آبین
 برج آبی مین هر مه یا مهر شون آبین
 گو که بین با کهر همون نگون بین
 رنگ سر آلوده موجا آبین بین
 شیر سید ماین تر هر وقت رفتن آبین
 اس طرح جانی بین دیکه پاکد امن بین

چشمه آینه بین کب تر هوا پانی گاه
 پرتا هر سیل حوادث سر کوی مردگان
 صحبت صفا دلان همون کند زهره
 اب بهی گریه سر مجو فرصت نهفتن دار
 طاس قیامین کینا هر او سر برده
 دیکه نانی دونه منده بدو سر وقت خواب
 مین و همون نفسیدن کر جاک در کعبه
 نون ماین نگی بهر شنه دیدار
 سایه سر چمن تهمین راتا هر مجو
 و عن هر اینکا او سکر بر کعبه
 خط کو هم کنه جو پنهان کنه هر یک

<p>سختو پین او سکو چہرہ پیر کہ ہم دیکھ ایدل نہ چہرہ قصہ زلف</p>		<p>کس مری سے عتاب کی باتیں کہ یہ ہیں تیج تاب کی باتیں</p>	
<p>نور کیا جوش عشق میں اسی دوق ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں</p>			
<p>ہر جمین اسی غرہ جو ہر کو توڑوں میں کاٹ دون پہاڑ کو تہ کو توڑوں کیا دور جام ہو جو کہی سر پہ درخ راہ جنوں میں جلد اوٹھاؤں جو قدم کیا دشمنی ہر اہل کرم سے کہی ہر چرخ ساقی لڑائیوں سے تری چاہتا ہوں احسان ناخدا کی اوٹھاؤں مری بلا ہر سو ج بحر عشق کو یہ بل سے بل نازک کلامیاں مری توڑیں بند کول</p>		<p>آئینہ خیال مگر کو توڑوں پیر کیونکر غیر سے بت کافر کو توڑوں گر چاک پر پیر سے تہ میں ساغر کو توڑوں پائے رفیق و ہمت رہے کو توڑوں یان تک جہانوں شاخ ثمر کو توڑوں باہم لڑا کی شیشہ و ساغر کو توڑوں کشتی خدا پہ چہرہ دون لنگر کو توڑوں کہتی ہر دست و پا شاہ کو توڑوں مین ہلا ہوں شیشہ سے تہ کو توڑوں</p>	
<p>پہاڑ سے مڑہ کو یاد کر دل تو دلیں دوق نشتر چھو کہ میں نشتر کو توڑوں</p>			

نماز
آج ادنیٰ کی مدعا سے کہیں
پرچہ میں معلوم کیا کہو کیا ہے کہیں
وصف چشم اور وصف لب اور من بارگاہ کو
آج ہم درس اشارت و شفا کی کہیں
میں میں غم کو دیکھا جان کی کہیں
شاید اسکو دیکھ کر صل علا سے کہیں
دیوان دوق
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز
نماز

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں
 گواہ اضطراب و کوسیدان کہ تیرے ہم ہیں
 ہر لوثِ حبت زہر ہے و امین ہمارا پاک
 یہ ضبطِ پیچ و تاب کہ ہے سرشار
 منصوبہ بازی کا سر کر تیرے ہیں حریف
 سر باز عشق کر لیر و لڑا زمانِ کہاں

ہر شورِ الحیات صریت کم نہیں
 پر جو نگاہ ہر گاہ سہل سے کم نہیں
 گر چہ نیت بھی پڑی تو جہدِ درم نہیں
 گیسو و دوشِ معین بھی بچ و خم نہیں
 اور مجھ میں مثل بازی شطرنج نہیں
 محفوظ قطع سے سر شمعِ حرم نہیں

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں
 گواہ اضطراب و کوسیدان کہ تیرے ہم ہیں
 ہر لوثِ حبت زہر ہے و امین ہمارا پاک
 یہ ضبطِ پیچ و تاب کہ ہے سرشار
 منصوبہ بازی کا سر کر تیرے ہیں حریف
 سر باز عشق کر لیر و لڑا زمانِ کہاں

غزل

کہ جیسے جا کوئی کشتیِ دھانی میں
 کہ بوسہ کی آتی ہے بند پانی میں
 فلکِ بزمِ گلِ نیلوفر ہو پانی میں
 بقا کا ذکر ہے کیا اس جہانِ فانی میں
 سیاہ پوش سوئی ماتم جو انی میں
 پیرِ ہر ہشتکے ہوئی گوی بدگانی میں
 کہ جو ہر اس کو کہاں تیغِ صفہائی میں

گذرتی عمر ہے یوں دور آسمانی میں
 رو کا و خوب نہیں طبع کی پوہن
 و فوراً شک اگر سر باوج ہو انا
 کہاں بیان میں حکایاتِ خضر و آبِ لقا
 نہیں خضاب سے مطلب نہیں کیونکہ
 وہ سید گہ کو سہارا دے کر کہو چہ
 سیرِ دہلی کہو دیکھیں چینِ ابرو یار

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں
 گواہ اضطراب و کوسیدان کہ تیرے ہم ہیں
 ہر لوثِ حبت زہر ہے و امین ہمارا پاک
 یہ ضبطِ پیچ و تاب کہ ہے سرشار
 منصوبہ بازی کا سر کر تیرے ہیں حریف
 سر باز عشق کر لیر و لڑا زمانِ کہاں

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں
 گواہ اضطراب و کوسیدان کہ تیرے ہم ہیں
 ہر لوثِ حبت زہر ہے و امین ہمارا پاک
 یہ ضبطِ پیچ و تاب کہ ہے سرشار
 منصوبہ بازی کا سر کر تیرے ہیں حریف
 سر باز عشق کر لیر و لڑا زمانِ کہاں

۱۳۱

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں
 گواہ اضطراب و کوسیدان کہ تیرے ہم ہیں
 ہر لوثِ حبت زہر ہے و امین ہمارا پاک
 یہ ضبطِ پیچ و تاب کہ ہے سرشار
 منصوبہ بازی کا سر کر تیرے ہیں حریف
 سر باز عشق کر لیر و لڑا زمانِ کہاں

نام

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں
 گواہ اضطراب و کوسیدان کہ تیرے ہم ہیں
 ہر لوثِ حبت زہر ہے و امین ہمارا پاک
 یہ ضبطِ پیچ و تاب کہ ہے سرشار
 منصوبہ بازی کا سر کر تیرے ہیں حریف
 سر باز عشق کر لیر و لڑا زمانِ کہاں

[illegible]

کس لب تیغ کی بوسے کا ہر لپکا ہنکو
 سایہ تک پہاگ گیا چوڑ کر تنہا ہنکو
 اختر سوختہ ہو اپنا ہی زیبا ہنکو
 دلکار ہننا خطہ آتا ہنن صدا ہنکو
 ایک ت سے اسی ٹیکر کا ڈرتا ہنکو
 کہ رہی وصل کی ٹامرگ تنہا ہنکو
 خواب شب بستر تحمل پہ نہ آیا ہنکو
 وہ مجھ سے دیا سلتہ پاس ہنکو
 کہ اگر نہ رہی دیتا ہو تو مہیا ہنکو
 ہم سے ہر بیٹری ہو کیوں آپ فریہ ہنکو
 یہ مدت کس کو کیا تیر جفا کا ہنکو
 جادہ پوہنچا سے لگیا تالب دریا ہنکو
 انس منجانہ سو جون پنبہ مینا ہنکو
 ہی سوم میں تری آئینکا جود ہر کا ہنکو
 مار ہی ایگا بس شک ہمارا ہنکو

کس لب تیغ کی بوسے کا ہر لپکا ہنکو
 سایہ تک پہاگ گیا چوڑ کر تنہا ہنکو
 اختر سوختہ ہو اپنا ہی زیبا ہنکو
 دلکار ہننا خطہ آتا ہنن صدا ہنکو
 ایک ت سے اسی ٹیکر کا ڈرتا ہنکو
 کہ رہی وصل کی ٹامرگ تنہا ہنکو
 خواب شب بستر تحمل پہ نہ آیا ہنکو
 وہ مجھ سے دیا سلتہ پاس ہنکو
 کہ اگر نہ رہی دیتا ہو تو مہیا ہنکو
 ہم سے ہر بیٹری ہو کیوں آپ فریہ ہنکو
 یہ مدت کس کو کیا تیر جفا کا ہنکو
 جادہ پوہنچا سے لگیا تالب دریا ہنکو
 انس منجانہ سو جون پنبہ مینا ہنکو
 ہی سوم میں تری آئینکا جود ہر کا ہنکو
 مار ہی ایگا بس شک ہمارا ہنکو

۳۵

قطر

رہی ہر طبعی صیدی بکورتی کل
 ماتہ میاوس بت بدو کا ایذا ہنکو
 صیدی میں شفا توں کا کا کھنکو
 صلی ہی پھر ی تو ہر کا ہی چور ہنکو
 وقوف باز لگے طردان سر ہنکو
 سائے زلزلوں کو زائد ہنکو
 رند خواب حال کو زائد ہنکو
 نازن نہ خدائے ہی ہنکو
 دیکھا نام عقل کو ہنکو
 کاروان کا توں حال ہنکو
 ہنکو دیکھا جلد ہنکو
 ای زائد ہنکو
 ماند صلابت ہی ہنکو
 لکھو دیکھا ہنکو
 دکان دیکھا ہنکو

ہر وہی جنبش لبہاں عجراحت پس قفل
 ہم وہ ہن گم رو راہ وفا چون شیر
 خال سر نہ کا تمہیں چاہی زبانش کو
 یہ تو یوں مضطرب اور یوں لاکھوں
 نیکیا شکر گانسو ہو کر جگر آخر کار
 خط تو ام سے لکھو گور یہ تار سنج وقت
 کون غلطین تہا خاک سر کو تر سے
 جسکی آواز سو ہون ونگو سوان کے کور
 اک حلاوت عداوت میں ہی او غلام
 دیکھا آخرتہ پھوڑ کی طبع بیوٹ ہو
 ٹیکر آج جاعوق ہر بن موسی بیکان
 ہمسفر ہونے سکا کوئی ہی اپنا لیکن
 ہم وہ ہن نہ کہ اس عالم پر میر ہی
 سنگدل تین ن اب گور میں ہنکو
 نو ہنسی سے یہ نہ کہہ مرقی ہن ہم ہنکو

رند خواب حال کو زائد ہنکو
 نازن نہ خدائے ہی ہنکو
 دیکھا نام عقل کو ہنکو
 کاروان کا توں حال ہنکو
 ہنکو دیکھا جلد ہنکو
 ای زائد ہنکو
 ماند صلابت ہی ہنکو
 لکھو دیکھا ہنکو
 دکان دیکھا ہنکو

<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>
<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>
<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>
<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>
<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>
<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>	<p>نام تمام</p>

مجلسی باغون نہ ہوا کہ جس کا نام ہے

۱۰۰

[illegible]

三

بہر کی ہر جو یون آتش غم اور زیادہ
 آتا ہر میرا ناک میں دم اور زیادہ
 رو کین تو اپر جاے شکم اور زیادہ
 کچھ تو سن وحشت کا قدم اور زیادہ
 بیخوف ہیں اب صیدِ حرم اور زیادہ
 مسوہین اوس پر لوج و قلم اور زیادہ
 مان تیکھو مری سیر کی قسم اور زیادہ
 اوتنا سو اوس جہاں میں ہم اور زیادہ
 کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ
 کیا ہو گا جو ہو گر تپ غم اور زیادہ
 اوس تیغ دو دم میں نہیں دم اور زیادہ
 معذور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ
 لعشوق کا بہر اوسکو تو دم اور زیادہ

ہر روغن تقطاب سرگر یہ میں چشم
 ہر نکتہ ریچانکادماغ اب کس تجہ
 جو سیٹ کر بلکہ میں پچ بات کب اوس
 مہینہ سر خار سی نکلا سر صحر
 صید دل عاشق میں ہر مصر و دہ گھر
 گر سر کہ کر خاک خرابات کو صوفی
 اسی خیر خوشخوار نہ برش میں کمی کر
 کیا قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت ہو گی
 چالہر قدم ساتھ وہ تابوت کر آو
 عتد ہر ابھی نبض میں جو بزم خرم
 کہتا ہر مرشوق جراحت کہ صد فوس
 کیون میں کہا تجھ خدائی میں بند
 کہتا ہر گل لگ کر مری وہ دم خنجر

ایندوق وقت نالدر کار کبکچا یه بانه
دورنه جگر کو رو ییگانه تو دهر کیم سر یه بانه
مین نایوان، مین خال کار پروان کیم بانه
او شت مین کیمک دو ش نیم حر یه بانه
خط دیکی دلیمن تها که زبانی بی یی بانه
براد من ز کبک یاد مین نامبر یه بانه

۱۳۰۲

۱۰
 کبریا جو انس و غیر غم عشق میرادل
 جگر رسداری جو خلوت پیرایه
 چون خنیا خدیوہ جلالت و نگار
 کہ یک کبریا کی بادری بیستم
 ای شمع ایک چور کی بادی بستم
 اگر کوئی شمع بدین یک کبریا
 صبر نہ آزارم اگر کبریا

قطر

گروہ سی سی ای انکونٹینر ورم اور زیادہ

اس عاشق بیچارے کی ہر آج بُرا حال

[illegible]

۱- کوه کوه
 ۲- صبر نه آرام
 ۳- کوه کوه
 ۴- صبر نه آرام
 ۵- کوه کوه
 ۶- صبر نه آرام
 ۷- کوه کوه
 ۸- صبر نه آرام
 ۹- کوه کوه
 ۱۰- صبر نه آرام
 ۱۱- کوه کوه
 ۱۲- صبر نه آرام
 ۱۳- کوه کوه
 ۱۴- صبر نه آرام
 ۱۵- کوه کوه
 ۱۶- صبر نه آرام
 ۱۷- کوه کوه
 ۱۸- صبر نه آرام
 ۱۹- کوه کوه
 ۲۰- صبر نه آرام
 ۲۱- کوه کوه
 ۲۲- صبر نه آرام
 ۲۳- کوه کوه
 ۲۴- صبر نه آرام
 ۲۵- کوه کوه
 ۲۶- صبر نه آرام
 ۲۷- کوه کوه
 ۲۸- صبر نه آرام
 ۲۹- کوه کوه
 ۳۰- صبر نه آرام
 ۳۱- کوه کوه
 ۳۲- صبر نه آرام
 ۳۳- کوه کوه
 ۳۴- صبر نه آرام
 ۳۵- کوه کوه
 ۳۶- صبر نه آرام
 ۳۷- کوه کوه
 ۳۸- صبر نه آرام
 ۳۹- کوه کوه
 ۴۰- صبر نه آرام
 ۴۱- کوه کوه
 ۴۲- صبر نه آرام
 ۴۳- کوه کوه
 ۴۴- صبر نه آرام
 ۴۵- کوه کوه
 ۴۶- صبر نه آرام
 ۴۷- کوه کوه
 ۴۸- صبر نه آرام
 ۴۹- کوه کوه
 ۵۰- صبر نه آرام
 ۵۱- کوه کوه
 ۵۲- صبر نه آرام
 ۵۳- کوه کوه
 ۵۴- صبر نه آرام
 ۵۵- کوه کوه
 ۵۶- صبر نه آرام
 ۵۷- کوه کوه
 ۵۸- صبر نه آرام
 ۵۹- کوه کوه
 ۶۰- صبر نه آرام
 ۶۱- کوه کوه
 ۶۲- صبر نه آرام
 ۶۳- کوه کوه
 ۶۴- صبر نه آرام
 ۶۵- کوه کوه
 ۶۶- صبر نه آرام
 ۶۷- کوه کوه
 ۶۸- صبر نه آرام
 ۶۹- کوه کوه
 ۷۰- صبر نه آرام
 ۷۱- کوه کوه
 ۷۲- صبر نه آرام
 ۷۳- کوه کوه
 ۷۴- صبر نه آرام
 ۷۵- کوه کوه
 ۷۶- صبر نه آرام
 ۷۷- کوه کوه
 ۷۸- صبر نه آرام
 ۷۹- کوه کوه
 ۸۰- صبر نه آرام
 ۸۱- کوه کوه
 ۸۲- صبر نه آرام
 ۸۳- کوه کوه
 ۸۴- صبر نه آرام
 ۸۵- کوه کوه
 ۸۶- صبر نه آرام
 ۸۷- کوه کوه
 ۸۸- صبر نه آرام
 ۸۹- کوه کوه
 ۹۰- صبر نه آرام
 ۹۱- کوه کوه
 ۹۲- صبر نه آرام
 ۹۳- کوه کوه
 ۹۴- صبر نه آرام
 ۹۵- کوه کوه
 ۹۶- صبر نه آرام
 ۹۷- کوه کوه
 ۹۸- صبر نه آرام
 ۹۹- کوه کوه
 ۱۰۰- صبر نه آرام

کھنڈی کے پتوں پر لکھی ہوئی عبارتیں
 جو کہ اس کتاب کے موضوع سے متعلق ہیں
 اور ان کے ذریعہ اس کی افہام کی جاتی ہے

نابینا ہونے کی وجوہات
 و کیفیات و اشیاء
 و کیفیات و اشیاء
 و کیفیات و اشیاء

اس کتاب میں
 بیان کیا گیا ہے
 کہ انسان کی بینائی
 کیسے کام کرتی ہے

نگاہ و رنگ و آواز
 اور ادراک کی اس کتاب میں
 مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے

جب دیکھو زخم تازہ ہو زخم کھنڈی کے ساتھ
 کیا کیا لپکتے رہتے ہیں سرچشمہ کے ساتھ
 جنگل میں سچے رہا تھا فلاں چھین کے ساتھ
 ٹکڑی اور اڑا دی جسم کو تو پیر کے ساتھ
 لپٹا پڑا ہو مردہ سا گویا کفن کے ساتھ
 سربارقی یہ آہ سپہ کھنڈی کے ساتھ
 اوڑتی پیری ہو جو عبیر کے ساتھ
 آتش میں پیچ و خم ہیں رتن کے ساتھ
 آدم کو کیا نہ ہوگی محبت وطن کے ساتھ
 چشمک فی کریم ہو سہیل کے ساتھ
 باتیں کہی ہو سقف سپہ کھنڈی کے ساتھ
 ایک آتشیں کیندہ دل شعلہ زن کے ساتھ

روز آفتاب نئی ہر لہر پہن کر سنا
 یوں گویا تراقد غنا جو باغچین
 وحشی کو ہم نے دیکھا اوس ہونگاہ کی
 ماخن زندہ خود خدایا سچے چھوٹے
 و فیر وہ دل کو اسطو کیا چاند لطف
 پایا ذرا اثر نہ کہیں ات بہر پیری
 اندر لافری کہ تر نہ تو ان کی
 دوزخیں ہی ہیں تو نہ سید معجز
 گندم جو سینہ چاک فراق بہشت میں
 اندر تری تاب جس کہ اسکا در بلاق
 وحشت گئی نہ بعد فنا ہی مراغبار
 تیری بلاکش اڑد روزخ کو کیندہ لہن

ممکن نہیں ہر دوق علاق سے چھوٹنا
 جب تک کہ رو حکو ہو تعلق من کے ساتھ

جنوں کی جیب دہری پر چھین چلے گا
 سلوک سینہ منہ ہی کہ تو کر لی چلے گا

رولف ماسی خانی
 لکھی ہوئی عبارتیں
 جو کہ اس کتاب کے موضوع سے متعلق ہیں

تیراک گردش میں سولہ انداز فتنہ زار
 ستم کو ہم کرم سچو جفا کو ہم وفا سچو
 برائی میں ہماری ہ اگر اپنا پہلا سچو
 تجھو ای سنگدل آرام جان مبتلا سچو
 وہ ہم سر خاک رو نکو جب پنا خاک پاو
 تر کی کشتی جو یونان عدم سے یکسک پاو
 نسیم صبح گلشن میں اگر چہ وہ دم سحر
 روان ہوتا ہی اسستان اس سرکار سحر
 ندی حضرت نظر کو میری جانب تیرا
 حساب اصلا نیو پیر محمد سیر دگر خوشنما
 اگر دلو نکالا چیر کی جان تو رہنرو
 کہ تو آہ رسا میری جو میر عالم بالا
 مہنہ ہی زخم دل تیر میری چراغ کھنڈ
 محبت سوز اگر موم نہاوس لشکر کال
 عداوایا ہی بیکر نامہ بیکھا نصیبو نکا

فلک کو ہم کسی نفر کی چشم سر سے سمجھے
اور اس پر ہی نہ سمجھو وہ تو اذیت خیز ہے
بڑا سمجھو بڑا سمجھو بڑا سمجھو بڑا سمجھو
پڑین پھر سمجھو اپنی ہم سمجھو دیکھا سمجھو
ہم اپنی خاکساری اپنی حقیقت کیا سمجھو
مگر شور قیامت کو ترسی آواز یا سمجھو
ترا یا بارغ تجھ بن سہموم جا نگرا سمجھو
چٹکن کو صبا غنچہ کی آواز در اس سمجھو
اسی ہی آپ کیا میرا ہی سخت نارسا سمجھو
حساب و شان در دل اگر وہ دلبر یا سمجھو
کہ عاشق اپنی پہلو میں اسیکو دلکی جا سمجھو
فلک کو بھی یو میں آکٹسا زریا سمجھو
انہیں ٹانگی نہ سمجھو خندہ دندان نما سمجھو
دل شکستہ میر اپنی حق میں مینا سمجھو
کرننگ لیکو خط کیا مدعی سو دعا سمجھو

۲۲۲

کب حق پرست زاهد جنت پرست ہو
 دل صفا ہو تو جا ہی سخی پرست ہو
 درویش ہو وہی جو ریاضت میں ہے
 جز زلف سوچتا نہیں اس غم سے ہے
 دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سہید
 عقداں گم کیا ہو نشان نام کو لیے
 یہ فوق می پرست ہو یا ہو صنم پرست
 کچھ ہو بلا سہ لیک صحبت پرست ہے
 زخم دل کیوں مر مریم کا شعل ہو
 قبر بن عاشق جو تر اس صراطِ احوال ہو
 ہم نہ جانا تھا کف یا میں تہا خال ہو
 شک گر مہنگا ہو تو کیا لون کا بھی لال ہو
 لوح تربت پر ہی لکھا سورۃ لزل ہو
 لیکن اب لکھا سویدہ دل یا بال ہو

[illegible]

دبران فوسفات

[illegible]

بگو گیا جلوس انجم مری انجم نہیں مک
 کیونکہ اگر شب بچان میں جواب ہو

عندل اول ناتمام

لیتو ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلر اسی غم مجھ پر تمام شب ہجر میں نہ کہا بل دوزخ و جہنم زمین پر رکھو نہ پاؤں کیا لیجا چلے سوتری ہم کہ جوں نسیم افسوس ہو کہ سایہ سرخ ہو اکی طرح قاتل جو تیری دلیں کا دھڑ نہ تو کوں آلودہ سیرہ سی نہوئی چشم میں نگاہ کیا دیکھتا ہے مائے مرا چہرہ و طلب لیجا میں تیرے کشتہ کو جنت میں ہی	تم آگ لیتے آئی نہو کیا آئی کیا چلر رہنہو دیو کچھ کہ صبح کا ہی ناشتا چلر مانند آفتاب وہ در نقش با چلر آئی نہو سر پہ خاک اور آئی اور چلر ہم جو کے ساتھ ساتھ چلینے جدا چلر رک رک کر مینے خلق پیچھے رہا چلر دیکھا جہان صاف ہی امل صفا چلر یان جان ہی نہیں نہیں نصیب کا چلر پھر پھر تیری گھر گھر طرف دیکھتا چلر
---	--

اسی دوق ہو غضب نگہ یار اخص صند
 وہ کیا ہے کہ جس سے تیر قضا چلے

الگ تہونہ کچ کہنچا مرا تہر تہر دہن خوں جیب کی بائیں ہون شیار دہن	نہ دامن غار سے چو نہ چو ہوا دہن خوں اوچک میں ہون جیب اوخار دہن
---	---

ہوا پروردہ ہی غم و دامن کی
 بیا دھیر صان اک پردہ دیوار دامن
 وہی رہتا ہی اس کا دھیر و دامن
 بھل سکتا ہی کوئی استغناء کا دامن
 اگر تیری تہر تہر دہن دامن
 بھل سکتا ہی کوئی استغناء کا دامن
 اگر تیری تہر تہر دہن دامن
 بھل سکتا ہی کوئی استغناء کا دامن

بھل سکتا ہی کوئی استغناء کا دامن
 اگر تیری تہر تہر دہن دامن
 بھل سکتا ہی کوئی استغناء کا دامن
 اگر تیری تہر تہر دہن دامن

[illegible]

آئیں۔ اے خدا! اس پر جفا ہے
کرتی قضا ہے میں
جائے کہ یہ کسی کو نہیں ہے
تو نے مجھ سے کیا ہے
میں تجھ سے کیا ہے
تو نے اس سے کیا ہے
خدا! اس کے لئے

۹۲

ہنرمندان کی دو صیفیں گویا
اک بلا اک بلا سے لڑتی ہے
شوقِ قتل یہ کیوں ہے وہ خستہ
کیا کسی استغناء لڑتی ہے
نہ ناز نہ زاری کا عالم ہے
چوٹ کس کی اس عاشق سے
بوسہ کس کی اس عاشق سے

[illegible]

دل کی سہا شہ علم اسن عم کی تلاش ہے
 اس تنگدستی میں کون ہو کا فر تر سوا
 لبر ز صد نشاط رنگ ہلال عید
 ہو تو بال دوش نہیں شنگان عشق
 کر تو یہ اشک آہ میں تھکے کیونٹ
 دنیا کی پر جو سر سہ کر دانہ ہر حال کا
 کیا شاہ کو خفیف کر سہ زبان خلوت
 اوٹھی جہاں ہی ہو جو بستر سہ اوٹھو
 برتن ایک تیغ محرف سہ ہی سوا
 مسکن پذیراج ہر دل میں نہیں ہر غم

دریا ہوں دلسر میں کہ بڑا بدعاش ہے
 تو آپسی بت پرست و بت ترس ہے
 سینہ میں بھرنا خن غم کی خوش ہے
 اور جاتی ہو کروں میں عاشق کی لڑ ہے
 ہو جاتا راز دل تو نکلا نہیں فاش ہے
 لگو تاکہ رست چشم نہ گر میں ناش ہے
 شاہ با شجہ کہ پتہ میں ہر شاد باش ہے
 تیرا مرض عشق جو صدمہ حب فراس ہے
 وادس کچ ادا فر اور نکالی تراس ہے
 روز ازل سوا کی کہیں ہو وہ بال ہے

اسی ذوق جانتا ہوں وہ ہمدرد میرا درد
 دل جسکا پارہ پارہ جگر پاش پاش ہو

رکھ لگی یہ نہ بال برابر لگی ہو سی
 پر کیا کر سن کہ مہر ہر منہ پر لگی ہو سی
 ہو یہ تو اسکو چاہ شکر لگی ہو سی

ہر تیرے کان زلف سے غبر لگی ہو سی
 بیلہ ہر ہر ہو ہر خم می کی طرح ہم
 چاہی بغیر خون کوئی ہستی ہر تیری تنم

دل کی سہا شہ علم اسن عم کی تلاش ہے
 اس تنگدستی میں کون ہو کا فر تر سوا
 لبر ز صد نشاط رنگ ہلال عید
 ہو تو بال دوش نہیں شنگان عشق
 کر تو یہ اشک آہ میں تھکے کیونٹ
 دنیا کی پر جو سر سہ کر دانہ ہر حال کا
 کیا شاہ کو خفیف کر سہ زبان خلوت
 اوٹھی جہاں ہی ہو جو بستر سہ اوٹھو
 برتن ایک تیغ محرف سہ ہی سوا
 مسکن پذیراج ہر دل میں نہیں ہر غم

دل کی سہا شہ علم اسن عم کی تلاش ہے
 اس تنگدستی میں کون ہو کا فر تر سوا
 لبر ز صد نشاط رنگ ہلال عید
 ہو تو بال دوش نہیں شنگان عشق
 کر تو یہ اشک آہ میں تھکے کیونٹ
 دنیا کی پر جو سر سہ کر دانہ ہر حال کا
 کیا شاہ کو خفیف کر سہ زبان خلوت
 اوٹھی جہاں ہی ہو جو بستر سہ اوٹھو
 برتن ایک تیغ محرف سہ ہی سوا
 مسکن پذیراج ہر دل میں نہیں ہر غم

خوشتر از آنکه در این عالم
 باشد که در این عالم
 خوشتر از آنکه در این عالم
 باشد که در این عالم

او بخانه خود جرات
 جرات جرات جرات
 جرات جرات جرات
 جرات جرات جرات

که او را تو بین گهنگاری حیرت کمر
 در راهی دل مجروح جرات کمر
 دیکته کیس چکها تا به حیرت کمر
 شادی وصل کی لذت غم وقت کمر
 پر فری دار بنادیت بهین غفلت کمر
 چاشما هونٹ ہو لڑی کجرات کمر
 پہونے کو نہیں پہلی وہ غایت کمر

ابرو باران کی نہ کیوں لطف اٹھا
 ہو شک پاش جو ہنس ہنس کر لعل نکین
 کچھ جہان جو حیرت تو کہی ہو کہ سچے
 دالہ چاشنی عشق کا کامل ہو تو دین
 نہیں خبری مرگی کوئی مراد نہیامین
 خیر ناز کی کیا چاٹ لگانی دل کو
 ہر مزاجی کو کرین لاکھ ترسی ظلم و ستم

پر ہٹا زخم کا انگور مبارک اسی ذوق
 دل زخمی کو تری مادہ عشرت کمرے

لیتا تھا کام نہ کا شکم میں نایف سو
 جنگی کہ آشنا ہو زبان لام و کاف سو
 مسجین تنگ بیٹھا ہو کیوں عین کاف سو
 کہولی نہ اکھڑا برسیہ کی کھاف سو
 اس اپنی ناتوان کو پر سی کوہ قاف سو
 ہو تیغ تیز تنگ ہو اوسکو خلاف سو

اول ہی سو شہر کو ہو غیت خلا سو
 کب ہ گدڑی میں سرفا و گداف سو
 چل سیکدی میں شیخ بسر کہ صیام سو
 نالوں فودی چو باجوہ پر لڑہ ہر سو
 پہنکے ہو ایک جنبش شمر گانچیں سو
 ہو جو ہر کمال پہنکا اگر فقیر سو

۵۱
 دھواں دھواں
 کہ توں بندہ شہادت مکر دور
 کہ توں بندہ شہادت مکر دور
 کہ توں بندہ شہادت مکر دور
 کہ توں بندہ شہادت مکر دور

کہ توں بندہ شہادت مکر دور
 کہ توں بندہ شہادت مکر دور
 کہ توں بندہ شہادت مکر دور
 کہ توں بندہ شہادت مکر دور

کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح
 کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح
 کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح

سیری شرح پیش دل کی کتابت دل	چو رتی برین قلم چون قلم استبار
دل بیمار کی برین دوسری عیادت دل	کبھی افسوس ہو تا کبھی رونا آتا
تیرے انداز تغافل نہیں غفلت دل	تو مری حال غافل ہی پر غفلت کش

ناز ہی گل کو نزاکت پر چین میں اسی ذوق
اسنو دیکھو ہی نہیں ناز و نزاکت واسلے

دیگر

کیا غمزدہ ترا بر سر سید غضب ہو	جلا و فلک سہی یہ جلا و غضب
جو ہی ستم و کینہ و سید غضب	سرتما قدم و ستم ایجا و غضب
ناز آفت چشم ستم ایجا و غضب	شاگرد ہی ہی قہر و او سدا و غضب
بیل یہ تری واسطی فریاد غضب	فریاد نہ کرو دیکھ کہ صبا و غضب
کیون غنچہ پریشان ہونہ ہوتی ہی شگفتہ	اس باغین ہونا ہی دل شا و غضب
نخل ہی سدا کوہ ہی ہم آتش و ہم آب	کیا سوز و گداز دل فریاد غضب
خاکستر روانہ پہ روتی ہی بجاشع	ہو خاک جگر سوختہ بر باد غضب
ہم چاہتی ہی تلو گر ہی سب کی نظر کر	پہل ہی ہی اس چاہ کی قہار غضب
اوس بت کا سہجہ حسن خدا داد نہ اسکو	یہ تجھ بہ خدا کا دل نا شا و غضب

کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح
 کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح
 کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح

کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح
 کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح
 کجا حضرت آدم کی ای اولاد غضب
 مرتضی بن جودینه تری طح

ہمیں غرض کیا کہ جاننگی ہم مہم کو امی شیخ بنگہ دہی
 ہمیں تو بن میں خدا کا اپنی ظہور قدرت ندیکہ لینگے
 ندیکہ کی کسی کسی آفت جہان میں ہم نہ ہمارے بحث
 اور اگر کیا کیا غم و الم ہم تمہاری دولت ندیکہ لینگے
 دکھانا احوال اونکو اپنا یہ اونکی الفت کا امتحان ہے
 کہ ہوگی الفت تو دیکہ لینگے نہوگی الفت ندیکہ لینگے
 بلا سہر گردانیال کا سنا نہیں ہے پاس اپنی فالنامہ
 ہم اپنی نقطون سے داغ دل ہی کر فال دولت ندیکہ لینگے
 ہلال کو دیکہیں کیوں فلک پر اگر ہے منظو عید ہمکو
 تو او سکی تیج شتم کا دل میں لب جہ راحت ندیکہ لینگے
 بہار باران کو کون دیکہے بغیر باران ہے تیر باران
 ہم او سکی بد لر سر شک مرگان کی اپنی شدت ندیکہ لینگے
 اگر چہ میں مر ہی جاؤنگا تو کہنے کے جتیا ہر دم چایا
 وہ جب اپنے استنا پیری تربت ندیکہ لینگے

ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی
 ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی
 ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی

ندیکہ لینگے
 کتاب خط و کتابت
 گزشتہ سہ ماہی میں
 حال دل و دماغ
 گزشتہ سہ ماہی میں
 کیا کہنی ہوئی تھی

۵۳

ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی
 ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی
 ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی

ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی
 ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی
 ہرگز نہ ہوگا کہ ہم کو امی شیخ بنگہ دہی

ہر ایک دھڑکنے کو محض فتنہ کی آواز سمجھ کر
 بس اب تم نے کہ کیا پانچ یا سٹھ
 یاد آیا یہ سب کچھ ایک ہی لمحہ میں
 جب رات کو سو رہا تھا تو دیکھ کر
 جب تک کہ پانچویں ہندسی پہنچا
 ہم اب تو سر پہ بارہجٹ اوٹھا رکھا
 کیا دیکھتا ہوں شمع نگاہی اک لگا
 فتنہ تمام عمر کا ہی رہ چکا ہے

<p> بجا ہو مغرور سیماں آتھون کر لے کہ جان دسی سرور می عشق شان کر لے کہ مائتہ رکھتو میرا نونہ سب کچھ لے آٹا نہ چاہیہ کیا خانہ کمان کچھ لے رہا ہو سینہ میں کیا چشم خوفشان کر لے جو ہو تو خشت خم می کوئی نشان کچھ لے بہشت ہو بہین آرام جاودان کچھ لے لگا تو پہلے بھی پر میں امتحان کچھ لے جواب صاف ہو طراقت تو ان کچھ لے مہمان سیر لہو اور میدان کر لے تو ایک اور ہو خورشید آسمان کچھ لے شکست تو بلیہ ار مہمان کر لے لگا رکھا ہو ترخی خجرو سناں کچھ لے زبان دل کر لہو ہو نہ دل زبان کچھ لے بجا ہو مول ل او کو نہ ارجان کچھ لے </p>	<p> تیش سے عشق کی چال ہو مرا گویا مری مزار پر کس طرح سو نہ برسہ نور اکہی کا نہیں کیا اوس صنم نے پہونکر دیا نہیں شج خانہ بدوش کو حاجت سامان نہ دل رہا نہ جگر دونوں جگہ خاک ہوئے نہ لوح گورہ مستونہ ہو نہ ہو تھوید اگر اسید نہ ہمایہ ہو تو خانہ یاس وہ مول لیتو میں جہدم کوئی نہ تیار صریح چشم سینگو ترسی کہو نہ سکے مشال فی ہو مرا جہنم کہ دم میں بلند ہو کہ اگر کوئی میرا شعلہ آہ چلیں میں میرے مدد میں خانقاہ و مہم و بال دوش ہو اس نا تو انکو سر لیکن بیان در محبت جو ہو تو کیونکر ہو رہی ہو ہول کہ برسم نہ مزاج کہیں </p>
---	--

۵۶

اب خال کر میں یہ کیسا غم
 پہلے تو ہم ہی خاک بہت سی
 باز آیا دیکھو تو سر ہاں
 سو بار بلند اسو شہید و غول
 حاجت نہیں میری شہید نہا چکے
 خال ہو میرا نہ سو تو نہیں
 خال ہو میرا نہ سو تو نہیں
 کیا چھپر قہمت دل و جان پوچھا ہو
 دونوں میں اک نگاہ ہے اور چکر
 کیا دیکھتا ہوں شمع نگاہی اک لگا
 فتنہ تمام عمر کا ہی رہ چکا ہے

مستون چشم کو یونین اک و ار مار
 کچھ تو نشانی اپنی مجھو یادگار
 یان ہنر نہیں جہنم ترشی اوتار
 مٹی تلک نہ جب ترس دیکھا عباد
 تو سرہ چشم ماہ میں میرا غبار
 قاصد جواب زندگی مستعار
 جلیں ذراں ملنے کوئی روزہ دار
 ہنس کر گداریا اسے رو کر گذار
 دعت پہ روزِ حشر کر پکون اٹار
 مانگو تو ایک قطرہ نہ آئینہ دار
 کیوں کوڑیوں کو بد اور شاہوار
 جب قصد خونگوار تو پہل پکار

ناتمام
 کربھی نظر کی تری اپنا کام چلتا
 ہر دوشہ و عشرت ہی جو ہم ہوا بل بخت
 کہ ہر وہاں سے نہ تریاں لکھا بل بخت
 چلا پہلو سے اوٹھ کر جگہ دارم چلتا
 کیا آرام فی غم سے کہ لو آرام خاں
 ارادہ گر کر ہی ناقص ٹھو جاہ کامل
 تو یہ جان لے کہ اپنا کما رہا م چلتا

ناتمام
 کوئی اور گداز جی کو گداز نہ ہو
 موت مٹتی ہے کہ اصل کو بان بھون
 آتش خورشید سے دیکھا نہیں آتش بھون
 اگر کسی ہو باہم پر نہیں لکھلا تو ہے
 اگر کسی ہو باہم پر نہیں لکھلا تو ہے
 اگر کسی ہو باہم پر نہیں لکھلا تو ہے
 اگر کسی ہو باہم پر نہیں لکھلا تو ہے

تو اکہہ میں سر نہ بنا دار سے
 جیلا نہیں تو جیل کا گل ایسی نگار سے
 دشنام ہو کر وہ ترش ابرو ہزار سے
 کیا خاک تھپہ جان کوئی جان بزار سے
 جولان سمند ناز کو اسی شہسوار سے
 ایسا ہو کہ آتی ہی آتی جواب خط سے
 کرتا ہی یونین دل امید وار و صل سے
 ایشم تیری عمر طبعی سے ایک رات سے
 دوام داغ و لہر سے کسوزش آفتاب سے
 برفیض گرہ چشمہ آب بہا تو کیا سے
 عاشق نہ بد لہر انجم گرد و لہر ایند شک سے
 پشور سے سبکی شیون مردانگی کوئی سے

اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
 کیا جان بھیا کر ہی جو خدا اختیار دے
 پوچھتے راہ وفا اوس نگہ پر حق سے
 رہنمائی کی نہ کہ چشم و لار بہن سے

ناتمام
 کہو نیکی کی بات نہ کہو نیکی کی بات
 کہو نیکی کی بات نہ کہو نیکی کی بات
 کہو نیکی کی بات نہ کہو نیکی کی بات
 کہو نیکی کی بات نہ کہو نیکی کی بات

کبریا و بزرگوں کی تعریف و ثناء
 جو کمال و عظمت کی مثال ہے
 ان کی صفات و کمالات کی
 تعریف و ثناء کی یہ کتاب ہے

تافضل صفا کلین
 جو کمال و عظمت کی مثال ہے
 ان کی صفات و کمالات کی
 تعریف و ثناء کی یہ کتاب ہے

جاگر اکبار نہ پھرنا تھا جہان ان محکو
 بقیاری ہو کہ سوار لیر پھرے

نا تمام

لائی حیات آفر قضا لیچلی چلے
 ہمسایہ ہی اس بساط پہ کم ہو گا بد تھا
 بہتر تو ہو ہی کہ نہ دنیا سے دل لگو
 ہو عمر خضر ہی تو ہو معلوم و مرگ
 اپنی خوشی نہ آؤ نہ اپنی خوشی چلے
 جو چال ہم چلو وہ بہت ہی چلے
 پر کیا کریں جو کام نہ دل لگی چلے
 ہم کیا رہیں بیان ہی آؤ ہی چلے

نا تمام

سیر کجی کجی تاج سیتن میں ہو
 دم کو ہمار سینو میں اکیدم نہیں قرار
 حسرت آؤ مجھ پہ بیکہ کس کس کو نام
 برنگین ہو ہی ابلو گل تو بہار سے
 وہ دل کہ جو نہ لاسکے چین چین کا
 پردہ ساعنکبوت کا سقف کھن میں
 یہ وہ غریب ہو کہ مسافر وطن میں
 اس رنگ سے حقیق کا دل خون میں ہر
 اگلا جو برگ رز کوئی اس چمن میں
 ز شیرخیز زلف شکن شکن میں ہو

نا تمام

ہنگام بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہو
 جلجے خاک وحشی چشم تباہ گیا
 شکر تو لب پسینو سے شکر تر ہی ہو
 لیکن ہر کہ سے تر ہو بن ہی ہو

مطلع
 چاہیو زان جان سیتن کو اسطے
 ہر غنہ بیان نہیں کورنی کو اسطے

ایک کلک آہ بس آؤ شرج غم کو اسطے
 کون ترہ وسطی دہشتہ کو اسطے
 سر تو ہر بن سے شکر کو اسطے
 پر لگا رہی ہیں وہ جہوں شکر کو اسطے

مطلع
 ہر ایک کو اسطے بعد از دل دینی کو اسطے
 ہر ایک کو اسطے بعد از دل دینی کو اسطے

۵۹

نا تمام

مستحقات

2

11

1000

هوتا نہ اگر دل تو محبت ہی نہوتی | ہوتی نہ محبت تو کجی آفت ہی نہوتی

طالع

مفسر و چارہ دیکھا کیا چارہ اگر کویر
مرحمتیں ہی لگ رہی ہیں خم جگر کویر

ط

جود نہ کشمکش ظرہ دو مائیں پر
تو پیر ملا کو غرض ہر کوئی بلا میں

طالع

سنگہ کا وار تھا دل پر پھنک کر جان لگی

مطابق

میدین می اسکارا اہلو لکسی ساقیا چور

١٢

مستی سوسمی ایسی جو ریت مین مل	جو کچھ لہ بھی مراد ریت مین مل سہی
-------------------------------	-----------------------------------

1

بدینہ بولر پیر اردوان لڑکوی میری	آکر یہ لکھندی صندھ جیسی لکھندی
	مطلبہ

1

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Urdu, with some characters appearing to be in a different script (possibly Arabic or Ottoman Turkish). The text is written in a flowing, connected style.

دل غش بہ جان بخش پر جان طوطی شکستہ
عسکریہ دین بہ مومنان

۱۰

دفعہ ۱۱۱ ہوتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے
کے دل جوتے جوتے لگے لگے

بیلان حقوق ۴۰

مطالع
باین که اینجا مقر اقصا داده کن
و چون گمانهای خود را خداوند کن
و حق کسانها را و نگاه جمعی کن
و این ادسکو یاد دواد می پراوده کن

المع

95

5

۵۱

مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
سوزی ہوئی چونکینگر زندان خراباتی	راؤ نکونہ ہونق کراسی شیخ مناجاتی	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
پارہ پارہ دل جی میں تودہ حسرت	قطرہ قطرہ آنسو کی طوفان شدت	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع

دورانِ زندگی

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

اگر دوزخ کی بھی ہو جائیگی پانی سے
ہم نہیں وہ جو کیر جن کا دعویٰ تھیں
شعلہ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں
ذوق جو مدرسہ کی گرگڑ سے ہو ملے

جب یہ عاصی عرق شرم میں نہ جائیگی
بلکہ پوچھگا خدا بھی تو کج جائیگی
پر چھوڑ دے کہ وہ دیکھ کر ڈر جائیگی
اونکو میخانہ میں لے آؤ سنو ر جائیگی

مطلع

لاش کو پھینک دیجو میر کہ دفن کیجے

مردہ بدست زن جو چاہے سو کیجے

مطلع

معلوم ہو اپنی دابر و تیان سے

ایک تیر سے گویا کہ ملا ہے دو مکان سے

مطلع

دل کچھ کیونکر نگاہ چشم شوخ و سنگ سے
او تو خافل کیش جلدی اکہ تو دایر
بل در بار کن گویا او سکا ہر سخن
ذوق زیبا ہے جو ہوش سفید شمع سے

اپنا گھر تو سوچتا ہے سینکڑوں سنگ سے
اس دل بیابان مضطرب کو سنگ سے
جستری میں کہنچ کر نکلے ہی دمان سنگ سے
وسم آہ بنگ سے مہندی ہی گل رنگ سے

دسا ہو کار در جسکو کافر تو وہ فصول کی اثر سے کیسے

دمان کیسو کا تیر مارا نہ منہ سے بولی نہ سر سے کیسے

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

میری طاعت سے تو نصیب عاقل
میری نوبت تو بدستغفار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

اگر انسان فانی ہو غمی ہو تو
ہوا جو حصہ لیکن اسکی شی غوار کرتی ہے

نام	نام	نام	نام
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
عیان ہر عشق کی گرمی ہوید اسوڑ دل	کہ آنا اپنا اشک بختہ مانند فلفل	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع
مطلع	مطلع	مطلع	مطلع

کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست
 کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست
 کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست

نہر دم دل خون گشتہ بین اک جوش و خروش	جواہر ہر سینی بین سو فوارہ خون ہر
پیر جاتی ہر سینی کو مری ہر اہی لٹی	برگشتہ جو قسمت ہر مریخت نکون
دل کرتا ہر اوس کو چہ کا جنت تولیتا	طائر کی جگہ رنگ پریدہ ہر نکون
قائم ہر بنادر کی فریاد سیر	جوناہ ہر ایوان محبت کا ستون

فرد

قسمت گشتہ دیکھو اک نگہ کی تلخی ہر	سو ہی اگر تاشیرگان جیاس ہر گے
-----------------------------------	-------------------------------

مطلع

الف کاشیہ جنتی مری جاتو جا	یہ درد سراپا ہر کہ سر جاتو جا ہے
----------------------------	----------------------------------

مطلع

کہتر بین لوگ موت تو سب جا جا رہے	پر میری پاس اوس ہی کوئی کہا جا رہے
----------------------------------	------------------------------------

قطعه

کہوں آذوق کیا حال شب بھر	کہ نہی ایک اک گہری سو سو جینے
نہ ہتی شب ال کہا تھا اک اندھیر	مری بخت سیر کی تیرگی نے
تب غم شمع سان سوئی نہ ہتی کم	اور اتنی تہی پینویر پسینے
یہی کہتا تھا گہرا کر فلک سے	کہ اوڑ مہر بداحتہ کیسے

۴۵

کیا صبر غم ہر رات
 یقین ہم جس تک دیگی نہ صبر
 کی پانی جواز نہ بین
 پر ای بیاسین اس ملک بیکسی
 گردن غم کے تھوڑے بیکسی
 لگا کر غم کے تھوڑے بیکسی
 کہ قسمت کو قیاس نہ زندگی
 اذان کس جگہ صبر و صبر کی
 اذان کس جگہ صبر و صبر کی
 اذان کس جگہ صبر و صبر کی

قطعه چہ کہ
 کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون
 کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون
 کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون

گدازنی ہوگی تبارام زندگی تیرے
 کہا یہ اوسو کہ قید حیات میں نہان
 اوٹھائی نہاتہ جہان سو دیکھا اسکا
 چہا جو کوئی گرفتار یونسو دنیا کی
 رٹا وہ خدمت مرشد کی قید میں رہا
 گر ایک عمر میں پونہچا مقام علی پر
 جو بڑے تھکاہٹ میں ہی ہوئی اسکو
 ہمیشہ جنگ ہی بعد صلح کل کی ہو
 جو ہوشیار ہو تو ہر وہ شرع کا پابند
 نہیں ہر دم علائق سے مطلق آزاد
 کہتے خوب کسی نے یہ شعر جسته
 کہ کر قطع تعلق کد نام شد آزاد

کہ تھکوا بت غم نیست تنہ شادی
 کہی نہ ہوگا دل اسودہ گوئیست
 کہ با فراغ کروں کنجہ عافیت میں
 تو سلسلہ میں فقیری کی پہر ہو پائست
 کہ حق پرست ہو وہ پہل جو ہو پرست
 کہ یہ شوق فی ہر وقت بلند نہ پست
 تو یہ ابراہہ رٹا اوسو ہر وہی لاوت
 کہ نفس دشمن سرکش ہو اسکو دھج
 پینا ہوا ہو وہ کیفتو نہیں گہرست
 مجال کیا کہ نگلجا دی کوئی کر کہت
 کیا زبان سو نخل اوسکی جیسے تراشت
 بریدج نہ ہمہ با خدا گرفتست

کیا جانیں اگر ابدوق سچے عوام
 جو لوگ صنف اول بیاق میں تہو
 اعلیٰ جو علی کی ہر امامت کا مقام
 جو چو کوئی اوسو کہ وہ کیسا تھا امام

جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۱۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۲۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۳۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۴۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۵۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۶۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۷۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۸۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۹۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۱۰۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں

جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۱۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۲۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۳۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۴۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۵۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۶۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۷۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۸۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۹۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں
 ۱۰۔ جملہ کتب و نسخہ جو درج ذیل ہیں

رباع
 چشم او سکل نشہ سب گلابی ہو جا
 دیکھا دی جو وہ رو کتانی افق
 صوفی اوسے دیکھ کر شرابی ہو جا
 سب بدرسنہ کافر کتانی ہو جا

رباع
 چشم او سکل نشہ سب گلابی ہو جا
 دیکھا دی جو وہ رو کتانی افق
 صوفی اوسے دیکھ کر شرابی ہو جا
 سب بدرسنہ کافر کتانی ہو جا

رباع
 ان آنکھوں سے روئے لاکھ گون بھی دیکھا
 کیا کیا دیکھا نہ رنگ بہی افق
 اور آنکھ پر از اشک خون بھی دیکھا
 یوں بھی دیکھا جہان کو وہ بھی دیکھا

رباع
 ان آنکھوں سے روئے لاکھ گون بھی دیکھا
 کیا کیا دیکھا نہ رنگ بہی افق
 اور آنکھ پر از اشک خون بھی دیکھا
 یوں بھی دیکھا جہان کو وہ بھی دیکھا

رباع
 دنیا کو الم فوق اوٹھا جائینگے
 جب آڑ تہرے روئے ہو آڑ تہرے
 ہم کیا کہیں کیا آڑ تہرے کیا جائینگے
 اب جائینگے اور ونگور و لاجائینگے

رباع
 دنیا کو الم فوق اوٹھا جائینگے
 جب آڑ تہرے روئے ہو آڑ تہرے
 ہم کیا کہیں کیا آڑ تہرے کیا جائینگے
 اب جائینگے اور ونگور و لاجائینگے

قطعہ
 جیسا کہ تو میں سلام کا دعویٰ کمال
 جسطرح کہ میں دینے کو بندہ بیون کمال
 دیکھتا ہوں یا بسا ذوق میں لگا
 نقل کرتا ہوں مسلمان کی کافر نقل
 اشعار غزلیات مرقومہ وغیرہ مرقومہ کہ بعد ترتیب دیو ان سب
 گردین تہمہ اشعار غزل نا تمام مرقومہ بالا
 بیچہ سب مرئی قاتل ذیغل میں را
 جو چڑھتا منہ اوسے میدان اجل میں را

قطعہ
 جیسا کہ تو میں سلام کا دعویٰ کمال
 جسطرح کہ میں دینے کو بندہ بیون کمال
 دیکھتا ہوں یا بسا ذوق میں لگا
 نقل کرتا ہوں مسلمان کی کافر نقل
 اشعار غزلیات مرقومہ وغیرہ مرقومہ کہ بعد ترتیب دیو ان سب
 گردین تہمہ اشعار غزل نا تمام مرقومہ بالا
 بیچہ سب مرئی قاتل ذیغل میں را
 جو چڑھتا منہ اوسے میدان اجل میں را

اشعار غزل مرقومہ
 ۱۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۲۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۳۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۴۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۵۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۶۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۷۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۸۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۹۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۱۰۔ اشعار غزل مرقومہ

اشعار غزل مرقومہ
 ۱۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۲۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۳۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۴۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۵۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۶۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۷۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۸۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۹۔ اشعار غزل مرقومہ
 ۱۰۔ اشعار غزل مرقومہ

<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>که نه پوینجا هو این سبب کس کوش</p> <p>دوق بهوش کو آرام بهوش کوش</p>	<p>دیت آبله پاکا بهی رونا هر</p> <p>بهوش کو بیج کر داره بهوشی تو</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>اشعار غزل غیر مرقومه</p>	<p>اشعار غزل غیر مرقومه</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>آنگه نسر دیکه اوزر باسنو چان نکر</p> <p>امی نقشه جان هوا بهوشی دیکه</p>	<p>ایدل ده سر غرقه پنهان عیان نکر</p> <p>آهونین دودول جو نکالون رود کهر</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>تیمه مرقومه بالا</p>	<p>تیمه مرقومه بالا</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>نگه کو تیر کامونا تر از واسکو کتیر</p> <p>یه نشود زهر کی هر کا نه بهوش کتیر</p> <p>کهرن دیوانه چشم پریر واسکو کتیر</p> <p>محبت یه نین هر زور بازو واسکو کتیر</p>	<p>چکر اورد لکا جتنا حوصله تها نل گدایا</p> <p>و نه نشون مردم هر سیر در پی اندا</p> <p>جو بهوش عقل بهوش تبا کما نام هر تیر</p> <p>کهری شیرین دل هر کو مکن ز کوه کو کانا</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>کهر هر کو پوینچه هر هم مان اوسو پیشتر هر</p>	<p>رضت جهر هر هر کر جاده واپس هر</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>ایپنا توبس سلام هر در اسلام کو</p>	<p>جانی بهن ایتو کو بی بت لاله نام کو</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>
<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>	<p>مطلع</p> <p>کتاب الکبیر</p> <p>کتاب الکبیر</p>

این غزل به سبب لغوی بود که
ای ماه سطر نقشه داشت
سوا نهوش که نه گریه بهوش
مطلب نه کوشیده در می بود
دل در کایه ستم که سبب بری بود

دوران نوز

ثبت اوس باغچه شمع
چو انتخاب نیت از نیت
طالع بود و این سوار
کعبه بهشت نقران
نقوش جاسمان اوس
چو سبب این دوشی

مطلع

کتاب الکبیر

کتاب الکبیر

[illegible]

[illegible]

طاق سے تو اتار کے شیشہ
شیشہ ہی کی یہ دراز زبان
مین ہوں مانند ساغر لبیر
جہوم جہوم ایسے بادل آئی گے

طاق پر رکھ کتاب اندیشہ
اور پہرہ ستم کہ پہنہ دمان
جان باب جان بلب کہ کیا پڑ
پاؤں تو بہ کہ لڑا کھڑا ہے لگے

کردی ہیاتک چھو نشہ میں چور
 دلکو سار ہی پیو لپیڑون میں
 شب ہجران بسر نہیں ہوتی
 بستر رنج و کنج تنہا ہے
 شام ہی حال ہی یہ صبح تلک
 کیون نہیں بولتو سحر کے طیلور
 جان بتیاب جیسو بیکل برق
 نبضیں چوٹی ہوئی غشی طاری
 دل نہی حضرت ہوتا ب و طاقت کے
 ہوس سیر باغ ہی کسکو
 تاکہ مانند خوشہ انگور
 نکتہ باقی کوئی پنہون میں
 نہیں ہوتی سحر نہیں ہوتے
 رات کیا آئی اک بلا ہے
 نہیں لگتی مری ملک سو ملک
 کیا شفق نے کہلا دیا سیدور
 وہ ہی گرم رہ فنا کا برق
 ایک فرقت ہزار بیمار ہے
 بقیار ہی نے استقامت کی
 دل ہی کسکو دماغ ہی کسکو

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 انما هذا كتاب
 في الطب
 واما
 ما في
 هذا
 الكتاب
 من
 فوائد
 وادوية
 فمن
 ما
 لا
 يحصى
 والله
 اعلم
 بالصواب

تأليف
 ابن
 سينا
 رحمه
 الله
 عليه
 السلام
 و
 شرحه
 ابن
 الجوزي
 رحمه
 الله
 عليه
 السلام
 و
 تصحيحه
 ابن
 الجوزي
 رحمه
 الله
 عليه
 السلام
 و
 تصحيحه
 ابن
 الجوزي
 رحمه
 الله
 عليه
 السلام

الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 انما هذا كتاب
 في الطب
 واما
 ما في
 هذا
 الكتاب
 من
 فوائد
 وادوية
 فمن
 ما
 لا
 يحصى
 والله
 اعلم
 بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

قصائد

<p>واه واکیا معتدل هو باغ عالم کی ہوا ہر قی ہو کیا کیا سیحانی کا دم و ہوا ہر گل کو نہر حق میں شبنم مریم زخم جگر ہر گیا سو قوف یہ سودا کا بالکل اترق ہو گیا رائل مزاج دہر ہر ہاتک جنون ہوتا ہو لطف ہو اسو اسقدر پیدا ہو پانی یہ صلاح صفا کہ دنیا میں کہیں ہر مزاج بلغمی میں ہوتی ہو تولد خون</p>	<p>مثل نبض صاحب صحت ہو ہر صبح ہنگیا گلزار عالم رشک صد دار لشفاء شاخ رشک کہ کو ہو باران کا قطرہ مینا لالہ بیداغ سبہ پائے لگا نشو و نما بید بخون کا ہی صحرا میں نہیں باقی تپتا برگ میں ہر نخل کو سرخی ہو چون برگ خدا رز و چشم اب دیکھ کر کو ہی نہیں ہو کربا جانندنی کا ہول ہو گدا رغوانی ہو سجا</p>
--	--

الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 انما هذا كتاب
 في الطب
 واما
 ما في
 هذا
 الكتاب
 من
 فوائد
 وادوية
 فمن
 ما
 لا
 يحصى
 والله
 اعلم
 بالصواب

ایندین رقصان قافله
 حاینا چمن بی بی یکنواخت
 جوی منظر سبک قاشق
 رانکوی اسکار بی بی گلزار
 صنف آتش باز در حرمت زده
 بیوگی نایز خلی بد که مر گلزار
 یزید فواد نخل بیو گلزار

نام گلشن مین نهین هر تر کس سبایک جبکه هو او سکی نوید غسل صحت جافرا او سکی قوت گر ضعیفون کو بناد اوتیا هون مستعد دل و جان مثل اوراق طلا نهیت شعله امین مین گرم صحت سیرا بلبل تصویر سنگبول او سکی حبا	اسقدر جاتی رهی عالم هو بیماری کراج واقعی کس طرح صحت نه ایک عالم کو هو وه ولیعهد زمان مرزا محمد بو ظفر تقویت کا یا اثر هو عام جو بدن بگرز شاد صحت هو او سکی آج هو کشاد مین بی اس شک چمن مخملین وه شطرنج
--	---

مطلع

دمی اگر زراغ و زغن نبضه تو هوید سما جس سو چون سیاه شمرده دل زنده هوا ذات هو بیو چمن چشمة آب بقا هون خوش آب پیدا اسقدر قوت فرا بخشیران کهن کو نو جوانون کو قوا گرد کلفت کدل عالم هو گویا دودیا زیر پا مال موتا تها رنگ سنگ با دیگیا ابر بیماری نذر در سبے بها	آج هر عالم مین روز سعادت انتها مرده جان بخش صحت بر امار احسا هو بقا عیسر تیری بقای خلتو قطره افشانی هو آب غسل صحت کی هو وین استحال یا قوتی مین موتی اگر جسم کول مل کو د هو یا تو ز جدم و دل عدد سنگدل کاتها شفا و سحت خورن کل کو صبالانی مصدق کو لیر
---	---

دیوان نون ۷۲
 کج چمنی تو شاد و عجب انداز
 ماه بابر نکا تو با حق دینان
 سیر کجا جو یک سر نهاب کو رفا
 خانه کو خند چکر یک سر نهاب
 بیج جو اور کچون قدس کچون
 بیج تو خنر فلک یک سر کچون
 حق الحقیقت ده نادانی
 شبنم چشید کجا اسطو یک سر کچون
 شبنم کجا اسطو یک سر کچون
 شبنم کجا اسطو یک سر کچون

شبنم کجا اسطو یک سر کچون
 شبنم کجا اسطو یک سر کچون
 شبنم کجا اسطو یک سر کچون
 شبنم کجا اسطو یک سر کچون

ہو گیا علم حصولی تھا حصولی محکوم
 جو مسائل نظری تہودہ بدیہی تہو
 نہ غرض محکوم نتیجہ نہ تھا شکل محکوم
 ذہن میں سب مرید حاضر صور علمیہ
 چار و ناچار جو ترغیب سی یاد کہی
 کہی بہت تہی مریدی قاعدہ ضررین
 کہی منطق کو تفوق یہ مرید ناظمی
 کہی عین کرتا تھا تصریح مستعدیان
 کہی تقسیم فرائض کہی تفہیم اصول
 کہی تھا علم الہی کطرف ذہن رسا
 کہی تھا عقل پہ مذہب راہانہ حکیم
 کہی کرتا تھا قدم چرخ کا ثابت چہا
 کہی انکار قیامت پہ عین لاتا تہا دلیل
 حشر احباب دیدن تھا گاہ نردو محکوم
 کہی تہی عرصہ تدویر فلک کی غمخیز

تہا را ذہن نہ متعلق حصول صورت
عقل کو تجسس کی اتنی ہوتی تھی نہ
تھی مری فکر کو ہر شکل خطا عصمت
پر قربانی تھی منظور مجھ علیست
دریں تدبیر آجاتی تھی چھلکوت
کبھی تھی نخو میں ہر نحو مجھ محویت
سخت حکمت ہو دین گریہ ہر سخت حکمت
کبھی میں کہتا تھا تو صبح بخوم ہوسکت
کبھی تعلیم عقائد کتاب وسنت
کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبعیت جوت
کبھی مثل متکلم مجھ پاس ملت
اور کبھی کرتا تھا باطل لیسما شقت
کبھی تکرار تناسخ پہ مجھ سو حجت
کبھی تھی عالم برزخ میں مجھ اک حیرت
کبھی میں ناپتا تھا سطح زمین کی وسعت

[illegible]

کبھی میں گھر میں بیٹھتا ہوں
کبھی میں لوگوں میں بیٹھتا ہوں
کبھی میں غصے میں ہوتا ہوں
کبھی میں اچھا ہوتا ہوں
مگر دنیا کی حالت کی معلوم مجھ پر
کہ مجھ کو کیا ہے کیا ہے
کبھی میں گھر میں بیٹھتا ہوں
کبھی میں لوگوں میں بیٹھتا ہوں
کبھی میں غصے میں ہوتا ہوں
کبھی میں اچھا ہوتا ہوں

میں نے اپنے

کیمی بین مخرجی با عشت در دیوین
کیمی بین جیب و جگر عقل و تیز
کیمی بین قدری و فحش و فطانت
که مصلحتی استی تردید کلام بحاد
جو هندس کیمی مایون کیمی حاد
خون عجب کیمی مایون کیمی حاد
نن کیمی مایون کیمی مایون کیمی حاد
نن کیمی مایون کیمی مایون کیمی حاد

[illegible]

ملفوظات

گولقصوف سے ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم و لاکہ ہو شیخی ترمی پر فی تقدیر
یہ تعلالات مثال قصص مصنوعہ
لک گئی انکہہ مری ویکتا کیا خوبین
اسد اسد حسن اوسکا کہ ستر بقدم
یا دکر تا قدر رخصا کو ہر اوسکر زاہد
چشم و حشی کیہ اگر سپر وہ دکھلائی تو ہو
دل شامت زدہ کر در پی تدبیر ہلاک
آتش حسن سے کہ شعلہ سرکش مینی
فوج مرگانہ ہلا ہو وصف آرا تو کر
چاہ بابلہ و قن اور دیوان اف عکس
لعل شیریں کی حلاوت پہ جو جہان عاشق
نہ دم شرم تبسم سے لب اوسکر خوگر
کہولہ سے معنی سعد و مکر کی جنبش
شوخی و ناز کی تعریف میں اوسکی مطلع

ہم بقدر نہ کرامت ہو نہ خرق عادت
 نہ کہو کوئی تجھو شیخ علیہ الرحمۃ
 ہو کوئی اکابر جو افسانہ خواب غفلت
 کہ مجسم نظر آئی ہو نویدِ بہجت
 تھا وہ خلق کا تماشا ہی ظہورِ قدرت
 دم تکبیر جو کہتا ہو سدا قد قامت
 چشم آہو سر ہرن نشہ جام و خشت
 زلف وارزون تہی درخشاں و روشن
 موجبہ دو لطیف اوسکی ہو و حیات
 دست بید او یک دست دو عالم عزت
 دل گرفتار عذاب او سمن ہوا ت صفت
 تو دم نزع بھی غناب کا چاہو شربت
 نہ تغافل سے اون آئینوں کو نگہ کی عادت
 و اگر عقیق مہو مہم لبون کی حرکت
 وہ پیر لبون میں کہ جسے کہو د کو فرخت

ایک عالم کے
اس کا کہہ دینی سنگت اور
وادی کو بڑا بخیر سی بل کی شجرت
قد و ناز بلا مار قیامت طسار
حوش کی کلم با جاؤ شکاف
ما سجا عالم سنی میں قدم
وسید نشم صوباسر ز بانگو سنگت

٥٧
بازرسی

لا تفرق بين كبريا و كبريا
باده ميكن عشق كبريا
دل ترا نشسته ساعت كبريا
بزم همسايه بون بون كبريا
صورت تو در كبريا
بزم همسايه بون بون كبريا
صورت تو در كبريا

انش در
 بنی
 وقت ضائع نگردد
 حال در سکن
 عکس داخل
 هر چه مثل
 و یکدیگر
 حله او
 او را
 انطباق
 جابر

صفحه علم پر جیسے تو ہم زانو
 ماہ نو ایک فلک پر تری نور و روشن
 کیسے گوہر انجم تراصف مستہ انعام
 نیت نیک تری آئینہ حسن عمل
 ذہن عالی ہو ترا طائر شاخ سہ
 ترا افصال جہان کہ ایو بر مان کر
 علم ظاہر ہو کیسان تجھ دور و نزدیک
 ذہن صافی ہو ترا پردہ دروغی ب
 عقل میں شمس تو علم میں گاہر
 تیری ہیر پر از دفتر ہوش و فزنگ
 دعوت صدق پلا تو تری ایمان بقدر
 تجھ رضی ہو خدا اور خدا کا محبوب
 غم کو ہو تری ہر غم میں غم باخبرم
 قوت روح ملائک چرخ قدس میں ہو
 کیا اس عجیب تجھ ساری نعمت خلق

حجلہ عیش میں پامید سی تو محبت
 نو فلک نو کرون میں تیری قدیم انجنت
 طاوہ طلسم گردون ترا وقف طوت
 عمل خیر ترا جلع حسن نیت
 طبع رنگین تری گلچین با صحت
 ترا اکرام زمانہ کو دلیل حمت
 نور باطن سی برابر ہو حضور غیبت
 شو شگافی ہو تری کوه شگاف قوت
 فضل میں کہ ہے تو علم میں کو حمت
 تیری شیر پر از جو ہر شمع و خیرت
 دست ہمت پہ کر تری سخاوت حمت
 تیرا حامی ہو نبی اور نبی کی عترت
 قصد کو تری ہو ہر قصد میں قصد سبقت
 ذات قدسی کا تری عطر قبا عفت
 کیونکہ وجہ بخلق پہ ہو سبقت

صفحہ علم پر جیسے تو ہم زانو
 ماہ نو ایک فلک پر تری نور و روشن
 کیسے گوہر انجم تراصف مستہ انعام
 نیت نیک تری آئینہ حسن عمل
 ذہن عالی ہو ترا طائر شاخ سہ
 ترا افصال جہان کہ ایو بر مان کر
 علم ظاہر ہو کیسان تجھ دور و نزدیک
 ذہن صافی ہو ترا پردہ دروغی ب
 عقل میں شمس تو علم میں گاہر
 تیری ہیر پر از دفتر ہوش و فزنگ
 دعوت صدق پلا تو تری ایمان بقدر
 تجھ رضی ہو خدا اور خدا کا محبوب
 غم کو ہو تری ہر غم میں غم باخبرم
 قوت روح ملائک چرخ قدس میں ہو
 کیا اس عجیب تجھ ساری نعمت خلق

کردی اکدم میں ہو کر
 نیر انجاء ہو کر
 دین تو خدا و ساری نشان
 آسما و آبرو کیوں
 تیری نور میں کو جو کا اور اجا پرت
 کیا تری کار اوصاف کچھین کردہ ہو
 از قضا جیل بیکر گردون رفت
 ادبی تو علم ہو گڑھ لیلی ساسن
 نو بین دندان صفا بد بھون
 کی بج کر یوت ازہ بیت پر تری
 بنفش کپڑا رنگ سنگ میں بداعت
 آب دازان گم ہو ترا شربت عطر
 بر سر لاله نو افون میں بنو میت
 عمل کر لفظ کو بدینا بن نقطہ کوئی
 عمل کر تری و موقوف ہو مومن

صاحب
 دیوان

قصص سوم
 در این مقام اندیش که از این عالم
 در این مقام اندیش که از این عالم
 در این مقام اندیش که از این عالم

کبر عادت که به کثرت بین ظاهر و حقیقت
 تو بر آن نقطه هوا که نافه شکست
 گریبان کجی تا حشر صفت بعد صفت
 که زبان کو هر نه یارانه قلم کو طاق
 باشکوه چشم و جبهه بصر و صحت
 آور بدخواهون که خسار به اشک حشر

عید کو و کبر تر می سانه خلاق کا جوم
 لک و کرامه ترا و صف شمیم اخلاق
 منتی چون نه کبری تری صفات شکو
 و فوق کرتا به دعا عاید به بنم سخن
 عید هر سال مبارک بهو تجر عالم من
 خیر خواهنی که تری هر چه به نورنگ نشا

قطعه در بهیت حسن نوروز

آج هر بلبل تصویر ملک مزه سنج
 زر گل یک صبا پازنه کیونکر یار سنج
 نین پیران کهن سال به هر چین شکنج
 اگر بهمت که تری گوهر شمعوار که گنج
 دست حاتم بن سجا به که جو دین تیغ
 فتنه کو او نه دین چون نه کیو یکا شش پننج
 ایک هر ایک موافق که مر سجان مرغ
 صفحہ تقویم کا گویا هر بساط شطرنج

خسرو اسکر ترا مرده جشن نوروز
 خبر عیش تری هر چه چین کو جا کر
 باده جوش جوانی کی هر گواک موج
 چند قطری سوزین شبنم کرده بلکه کمر
 حسن نیت سوزی تو یوسف مصر شش
 شش بهت جو پر جو غالب سپهر انز
 نه بجو آب سوزش خن آتش سوزی جل
 تری مضمون که تاج هر چه حکام نجوم

عنان به خدای عز و جل
 بانی ذرا اگر چه سزاوار
 نفس که از این عالم
 بویای به خدای عز و جل
 بانی ذرا اگر چه سزاوار
 نفس که از این عالم

نفس که از این عالم
 بویای به خدای عز و جل
 بانی ذرا اگر چه سزاوار
 نفس که از این عالم

نفس که از این عالم
 بویای به خدای عز و جل
 بانی ذرا اگر چه سزاوار
 نفس که از این عالم

هر يك قطره شبنم گهر كبطرخ شتاب
 كه در هر صبح شكر ختن اس كرك ساه
 سنوار قى هر جو شام اپنى لعن بشكر
 نهال شمع سر به شب چنر گل شنبو
 منسور چراغ تو ايسى منسى مین چنر
 سر هر چرخ به بر صبح چون خنكش
 عجب نهين هر كه آرائش زمانه سر
 چمن مین هر به در خان سبر چوبن
 نه كيونكه ديكه گلشن كو به پرمون مطلع

هر يك گهر گهر شب چراغ پر تنور
 كه بطرح بهم آسخته خون شكر و شر
 سواد و شك ختن پر هر لاله آنگهر
 بهار عیش مین گلچین كبطر حسر گلگیر
 حیا سر رنگ گل آفتاب بهر تغیر
 با این بازی ریش آفتاب سار گیسر
 خانی پنچرمون تاك و چار و مید پنچر
 كه زهر كهانی مین سبزان خطه كشمیر
 اگر آنی هر نظر اك قدرت خدا قدیر

هر يك قطره شبنم گهر كبطرخ شتاب
 كه در هر صبح شكر ختن اس كرك ساه
 سنوار قى هر جو شام اپنى لعن بشكر
 نهال شمع سر به شب چنر گل شنبو
 منسور چراغ تو ايسى منسى مین چنر
 سر هر چرخ به بر صبح چون خنكش
 عجب نهين هر كه آرائش زمانه سر
 چمن مین هر به در خان سبر چوبن
 نه كيونكه ديكه گلشن كو به پرمون مطلع

مطلع تانی

نسیم كهت گل امل و لطیف و خیر
 كه قوس غنبر اگر هر زمین نوگر و خیر
 بنا هر عالم بالا بهی عالم تصور
 كه هر هجوم شاط و سر و رجم غفیر
 مه صیام كو ديكه نه كوئی بر شمشیر

ظهور زكس و گل جلوه سمیع و صیر
 شمیم عیش هر به زمانه عطر آگین
 حمل سحر جوت تلک جا سجا مقبولین
 جهات سته سر بزم جهان هر سحر خواه
 زمانه دشمن عشرت كا استعدا قائل

هر يك قطره شبنم گهر كبطرخ شتاب
 كه در هر صبح شكر ختن اس كرك ساه
 سنوار قى هر جو شام اپنى لعن بشكر
 نهال شمع سر به شب چنر گل شنبو
 منسور چراغ تو ايسى منسى مین چنر
 سر هر چرخ به بر صبح چون خنكش
 عجب نهين هر كه آرائش زمانه سر
 چمن مین هر به در خان سبر چوبن
 نه كيونكه ديكه گلشن كو به پرمون مطلع
 هر يك گهر گهر شب چراغ پر تنور
 كه بطرح بهم آسخته خون شكر و شر
 سواد و شك ختن پر هر لاله آنگهر
 بهار عیش مین گلچین كبطر حسر گلگیر
 حیا سر رنگ گل آفتاب بهر تغیر
 با این بازی ریش آفتاب سار گیسر
 خانی پنچرمون تاك و چار و مید پنچر
 كه زهر كهانی مین سبزان خطه كشمیر
 اگر آنی هر نظر اك قدرت خدا قدیر
 نسیم كهت گل امل و لطیف و خیر
 كه قوس غنبر اگر هر زمین نوگر و خیر
 بنا هر عالم بالا بهی عالم تصور
 كه هر هجوم شاط و سر و رجم غفیر
 مه صیام كو ديكه نه كوئی بر شمشیر
 ظهور زكس و گل جلوه سمیع و صیر
 شمیم عیش هر به زمانه عطر آگین
 حمل سحر جوت تلک جا سجا مقبولین
 جهات سته سر بزم جهان هر سحر خواه
 زمانه دشمن عشرت كا استعدا قائل

هر يك قطره شبنم گهر كبطرخ شتاب
 كه در هر صبح شكر ختن اس كرك ساه
 سنوار قى هر جو شام اپنى لعن بشكر
 نهال شمع سر به شب چنر گل شنبو
 منسور چراغ تو ايسى منسى مین چنر
 سر هر چرخ به بر صبح چون خنكش
 عجب نهين هر كه آرائش زمانه سر
 چمن مین هر به در خان سبر چوبن
 نه كيونكه ديكه گلشن كو به پرمون مطلع
 هر يك گهر گهر شب چراغ پر تنور
 كه بطرح بهم آسخته خون شكر و شر
 سواد و شك ختن پر هر لاله آنگهر
 بهار عیش مین گلچین كبطر حسر گلگیر
 حیا سر رنگ گل آفتاب بهر تغیر
 با این بازی ریش آفتاب سار گیسر
 خانی پنچرمون تاك و چار و مید پنچر
 كه زهر كهانی مین سبزان خطه كشمیر
 اگر آنی هر نظر اك قدرت خدا قدیر
 نسیم كهت گل امل و لطیف و خیر
 كه قوس غنبر اگر هر زمین نوگر و خیر
 بنا هر عالم بالا بهی عالم تصور
 كه هر هجوم شاط و سر و رجم غفیر
 مه صیام كو ديكه نه كوئی بر شمشیر
 ظهور زكس و گل جلوه سمیع و صیر
 شمیم عیش هر به زمانه عطر آگین
 حمل سحر جوت تلک جا سجا مقبولین
 جهات سته سر بزم جهان هر سحر خواه
 زمانه دشمن عشرت كا استعدا قائل

مطلع ثالث
 ہر ایک نسخہ شفا میں ہے نسخہ اکبر
 چھ جوتیر و تصدیق میں مجرب
 یہ تیرا دم ہو وہ اعجاز عسوی تاش
 جہان میں پیر ہو پیر ہو کر امتون سپر
 کہ تجھ سبب ہو دنیا کو دین کو توبہ
 کیسے بنیں تو نے شہنشاہ و جہان شہ
 شاکر تباہی ہر روز ایک گنج خط
 نشان سخن ہو زیب جبین باہر
 کہ نہ کوئی دوشمن کو بھی جہان میں

ہر ایک اسم غریت میں اسم اعظم
 رہا نہ کوئی گرفتار پنج عالم میں
 شہسوارم سے تیرے زندگانی عالم
 مثال حضور تو اسی رہنمائی ملت و دین
 تو وہ ہر حامی دنیا و دین تانہ میں
 کیا شہان سلف از مسخر ایک جہان
 سحر سے شام تلک زرقان ہی بیخبر
 فلک پر کرتا ہی ہر شب جو سخن شکر
 یہ روز بہ سوتری ہو جوان جہان کہن

نور صلیب کبریا
 کہ جس کی صحبت اصحاب کفایت
 زما ز عدل کی تری یہ اعتدال پذیر
 اودھان میں سر کو شراوت ہو شکران ازی

قطر

جو بخش خلق کو عمر طویل و عیش کث
 ہنسین اجل پر جوان کی طرح مرد
 صحیح جیسے کہ قرآن ہو معقب
 ہلال سبت و نہم کی طرح بدن کہ
 کہ جیسا مطلع غور شد ہی ہو وہ نظیر

حیات بخش جہان تیرا مردہ صحت
 ہزاروں سال سر پر صد نکاح و دانت
 جہان کو یوں ہی صحت کے ساتھ صحت
 یہ وہ خوشی ہو کہ فر بہون جس روز
 پیر ہون شامیں تری اب ہ مطلع روشن

بلوچین کے جونا جوش
 تو چلیاں لال آتش میں لڑو
 شہنشاہ کی پستی
 کہ انہوں نے کہیں ہو پستی
 کہ انہوں نے کہیں ہو پستی

مطلع ثالث
 ہر ایک نسخہ شفا میں ہے نسخہ اکبر
 چھ جوتیر و تصدیق میں مجرب
 یہ تیرا دم ہو وہ اعجاز عسوی تاش
 جہان میں پیر ہو پیر ہو کر امتون سپر
 کہ تجھ سبب ہو دنیا کو دین کو توبہ
 کیسے بنیں تو نے شہنشاہ و جہان شہ
 شاکر تباہی ہر روز ایک گنج خط
 نشان سخن ہو زیب جبین باہر
 کہ نہ کوئی دوشمن کو بھی جہان میں

دنیا سوہن دنیا میں ہر کچھ پاک
 ہر دل صفا کو غلت میں ہی گود میں
 کور باطن کو ہو گیا جو ہر دانش کی
 غیر سپاہ نہ کم مایہ ہو ضبط ہو
 جو ہر خوب کو در کار ہو اراکش خوب
 سرکشی کرتی میں بیغیر نہ پر سفر قرار
 ربط ناخیر سو کرتی میں کوئی پاک ہنا
 دلخراش اور ہو طاقت و دل پر کچھ
 فیض کو عالم بالا کی ہر شرط استعداد
 صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کو ہر شرط
 صاف باطن کی ہر وقت کھلا ہو
 ہوتی غریب میں اگر قدر خوش ہو
 خلش خارجوں سے ہو پروتا کیا کیا
 دل عاشق میں کہہ کیونکہ نہ آئے سوخ
 ذوق موقوف کر انداز غزلخانی کو

غرق ہو آب میں پر تر نہیں صفا گوہر
 گرد آلود تپتی ہوا تنہا گوہر
 کہ پرتیا نہیں جز دیدہ بنیا گوہر
 ہلکیا شالہ ہوا لگ کر نہ پہلکا گوہر
 خوب تو آب کی خوبی سے ہو ہر گوہر
 چر صبا آب سے سر کھینچ نہ بالا گوہر
 ہونہ ہر صحبت تار گہ خارا گوہر
 کہ نہ گوہر کہی ہر امنو نہ ہر گوہر
 قطرہ یکجای طباشیر ہو یکجا گوہر
 کو کیا جانی یہ سچا ہے کہ چوٹا گوہر
 مول ہی ٹٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر
 تو کہی کان سے باہر نہ نکلتا گوہر
 ہر قدم پر قدم آبد فسا گوہر
 اسی الماس سے جاتا ہے یہ بیدا گوہر
 یہ ہونڈ اس بحر میں اب تو کوئی اچھا گوہر

پاک دنیا سوہن دنیا میں ہر کچھ پاک
 ہر دل صفا کو غلت میں ہی گود میں
 کور باطن کو ہو گیا جو ہر دانش کی
 غیر سپاہ نہ کم مایہ ہو ضبط ہو
 جو ہر خوب کو در کار ہو اراکش خوب
 سرکشی کرتی میں بیغیر نہ پر سفر قرار
 ربط ناخیر سو کرتی میں کوئی پاک ہنا
 دلخراش اور ہو طاقت و دل پر کچھ
 فیض کو عالم بالا کی ہر شرط استعداد
 صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کو ہر شرط
 صاف باطن کی ہر وقت کھلا ہو
 ہوتی غریب میں اگر قدر خوش ہو
 خلش خارجوں سے ہو پروتا کیا کیا
 دل عاشق میں کہہ کیونکہ نہ آئے سوخ
 ذوق موقوف کر انداز غزلخانی کو

دنیا سوہن دنیا میں ہر کچھ پاک
 ہر دل صفا کو غلت میں ہی گود میں
 کور باطن کو ہو گیا جو ہر دانش کی
 غیر سپاہ نہ کم مایہ ہو ضبط ہو
 جو ہر خوب کو در کار ہو اراکش خوب
 سرکشی کرتی میں بیغیر نہ پر سفر قرار
 ربط ناخیر سو کرتی میں کوئی پاک ہنا
 دلخراش اور ہو طاقت و دل پر کچھ
 فیض کو عالم بالا کی ہر شرط استعداد
 صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کو ہر شرط
 صاف باطن کی ہر وقت کھلا ہو
 ہوتی غریب میں اگر قدر خوش ہو
 خلش خارجوں سے ہو پروتا کیا کیا
 دل عاشق میں کہہ کیونکہ نہ آئے سوخ
 ذوق موقوف کر انداز غزلخانی کو

دنیا سوہن دنیا میں ہر کچھ پاک
 ہر دل صفا کو غلت میں ہی گود میں
 کور باطن کو ہو گیا جو ہر دانش کی
 غیر سپاہ نہ کم مایہ ہو ضبط ہو
 جو ہر خوب کو در کار ہو اراکش خوب
 سرکشی کرتی میں بیغیر نہ پر سفر قرار
 ربط ناخیر سو کرتی میں کوئی پاک ہنا
 دلخراش اور ہو طاقت و دل پر کچھ
 فیض کو عالم بالا کی ہر شرط استعداد
 صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کو ہر شرط
 صاف باطن کی ہر وقت کھلا ہو
 ہوتی غریب میں اگر قدر خوش ہو
 خلش خارجوں سے ہو پروتا کیا کیا
 دل عاشق میں کہہ کیونکہ نہ آئے سوخ
 ذوق موقوف کر انداز غزلخانی کو

دنیا سوہن دنیا میں ہر کچھ پاک
 ہر دل صفا کو غلت میں ہی گود میں
 کور باطن کو ہو گیا جو ہر دانش کی
 غیر سپاہ نہ کم مایہ ہو ضبط ہو
 جو ہر خوب کو در کار ہو اراکش خوب
 سرکشی کرتی میں بیغیر نہ پر سفر قرار
 ربط ناخیر سو کرتی میں کوئی پاک ہنا
 دلخراش اور ہو طاقت و دل پر کچھ
 فیض کو عالم بالا کی ہر شرط استعداد
 صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کو ہر شرط
 صاف باطن کی ہر وقت کھلا ہو
 ہوتی غریب میں اگر قدر خوش ہو
 خلش خارجوں سے ہو پروتا کیا کیا
 دل عاشق میں کہہ کیونکہ نہ آئے سوخ
 ذوق موقوف کر انداز غزلخانی کو

و ده شکر که کباب گوشتین و بوی خوش که کباب
 دل پر دوسه کی بوی خوش که کباب
 کباب گوشتین و بوی خوش که کباب
 دل پر دوسه کی بوی خوش که کباب

تا که هین بر که شب عقد شریک گوهر
 رشته کاهستان میشب پیدا گوهر
 تا که شبنم سر دلعن صحر گوهر
 بر سین نیان کرم سر تر شاها گوهر
 هون جز اشک سر اسن اعدا گوهر

تا سهی سینه خوش نشید به مهر روز طلا
 دانه انجم گردن سے پر و جیتک
 جب تنک جوش بهار انس هوا دم صبح
 مهر برین جشن ترا تنگ و مبارک هو
 دوستو نکو هو تر و گنج گهر نصیب

قصید پنجم

کردل برده هوزنق تن حسن
 یون جو طرح که اک نقطه سیو باج
 رنگ حنا جو طلفت سیو بهرنگ نخل
 تردماغ اتنا بودم لغز ندی فرط عطاس
 قلب انسان بین تهر سیو سبدل هو
 که یہ ہو شربت دینار علاج افلاس
 آج جو پاس سیو سیر پیون شیکد پال
 شیکه مست که کرولی گرد و نسو ساس
 که پیونوش که بهتر سیو کوئی اوس سیو پال

هو ده جاندار سیو نافع اعضا و ج
 قطره می سیو تر قی حواس خمس
 مو سیو اس و غن کبریت خوش نشد رخ
 خشک تر و نکو جو هو بو کلاب اسکی بو
 قلب ماهیت اگر اس سیو نه باکل هو نکو
 او سیو دولت شعیب کیدل مغلس مو غنی
 دیو سیو ساجو اک جام ده دعو سیو که
 اندک تر سیو مستی و بالادسته
 سلسیل اگر اگر خلد سیو هو آب سبیل

ایضا دل که بوی خوش که کباب
 دل پر دوسه کی بوی خوش که کباب
 کباب گوشتین و بوی خوش که کباب
 دل پر دوسه کی بوی خوش که کباب

بخوان فوق
 شاه و دنیا بیاد نشد غازی
 خانه تو بهر نقطه سیو باج
 دوزخین او سیو شورش
 که سیو خطه کجی سیو نه سیر
 می اگر اب نجا جی سیو نه سیر
 که سیو خطه کجی سیو نه سیر
 می اگر اب نجا جی سیو نه سیر

و ده شکر که کباب گوشتین و بوی خوش که کباب
 دل پر دوسه کی بوی خوش که کباب
 کباب گوشتین و بوی خوش که کباب
 دل پر دوسه کی بوی خوش که کباب

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

نخچه و پنجه خورشید و خزانگ شفق
نات اگر عکس نق و او سمن بجا آورد
جسطرح شعر خیالی من موعن و موعن
گر موتا نطس مدین عفا مطلق
آینه آب خیالت من می مستغرق
شمع گرد یکدیگر او سر شرم و اجاسوق
چو گلشن که پیر یکدیگر بو گل کرد
مجهس یکدیگر لگا کیون هر تو غمگین با حق
نغمه عیش سر بر زم جمانین ذوق
بر مدین لکه بهی گلشن من هر گلگون
کونی محفل او سوکتا بهی کونی استغرق
شکر بر نخل سوستی من همیشه راق
کوه هر خسرو دین حامی دین بر حق
اوسکی تیر و نوک بدف او سکی حسون حدق
یعنی توصیف لافق هر بلکه املیق

دست و بازو و برودش عجب صبح بها
سینه تاناف صفا آب گهر کا دریا
نازک ایسی کمر او سکی که سمجها مشعل
هر گران او سپه نراکت سوزنا بند هر پیر
اوسکا زانو و ده مصفا که اگر دیکه او در
کیا کهون ساق بلورین کی صفائی او در
قد چو گلشن تو ده پادشاه خانی نمن
اگر بالین به ده طناز سرا یا انداز
مرده عید سحر گلشن عالم من بهار
دوش پر سر و لب جو که هر اک سهر قبا
جوش سبز سحر و ده فرش صحر چمن
باغ عالم من هر به جوش بهار عشرت
تو بهی گر تهنیت عید کا اوسکی ساکن
ده بهار در شید غازی که دم محرکه یون
مدح او سکی هر مناسب تهر بلکه اسب

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

دوازدهم
۸۶

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

مطلع ثالث
نور در میان
نور در میان
نور در میان

نام آهسته خفتن در نهان که در این راه
 صورت بیخود زانکه در غلج و زارند
 دینکار حاکم و خلیف و پویشی می شناسد
 خرد او را می آید و ده تن خوانند
 شوقه خالو دل صوفیه
 کلک نقاشی خدمت از دل
 چو که در کوه بلبل تصور از نیک
 مایه گلستان زافاق عین از نیک
 فخر و شکر و سپاس از نیک
 بل بر باد کی عین از نیک
 نام آهسته خفتن در نهان که در این راه
 صورت بیخود زانکه در غلج و زارند
 دینکار حاکم و خلیف و پویشی می شناسد
 خرد او را می آید و ده تن خوانند
 شوقه خالو دل صوفیه
 کلک نقاشی خدمت از دل
 چو که در کوه بلبل تصور از نیک
 مایه گلستان زافاق عین از نیک
 فخر و شکر و سپاس از نیک
 بل بر باد کی عین از نیک

یون جمیع جیسے ایکجا نور سحر رنگ شفق
نا خلیل آب بقا نور سحر رنگ شفق
جز درو لعل ہے بہا نور سحر رنگ شفق
سین فانی برق بلا نور سحر رنگ شفق
دیکھلائی ہے روز و رات نور سحر رنگ شفق
گویا لگا کر پادشاہ نور سحر رنگ شفق
ہر جہ کو عالم جانتا نور سحر رنگ شفق
غیر کسی جہ کی اور گیا نور سحر رنگ شفق
خوشید و مراض و سما نور سحر رنگ شفق
زینت ہے صبح و سوا نور سحر رنگ شفق
ہوں تیر محتاج ضیا نور سحر رنگ شفق
ہو جلوہ گر مشرق و مآب نور سحر رنگ شفق
دیکھ نہ وہ اس کی سوا نور سحر رنگ شفق

الاضاف فی تیری شہا سیما بک آتش کو کیا
قیریں امان حفظ سے ہو جا حقیقہ سے
خوشید تجھ فیض کو پونہ تو مشرق میں ہو
جس پر کہ تو ہو غرضب او سکر حقیقہ غائب
شمشیر کی تیری چمک غن و سوسو کیسیک
پیکان تیرا لگا سون سنہ سرخ شاور و کاروان
جلوہ سے سیر مہر کا شعلہ سے سیر قہر کا
اس خباستہ ترا وہ نقرہ خنگ باو دیا
اب فوق کی ہی یہ عاجتیک شایہ نشا
جب تک لباس دیر کو صابون اور شہنشاہ
ہر حسن فرخ ہو تجھ کی سطح آب تاب کر
شایہ زمانہ میں ہو تو با آب و اور حیرت و
و شمس کی تیری منہ ہر فوق او خون دل کی ہو

[illegible]

قطعه
ایمان نبی پرده نوین حالاکانو
از ایکب فدا او سکودور
سیدان نبرد

قصیدہ ششم

دیکھ کر ہمارے دل میں ہرگز نہیں ہوتا کہ

طریقت افزا پیرو نوروز کا نام رنجی رنگ

[illegible]

چون که در این عالم همه چیز است
 و در این عالم همه چیز است
 و در این عالم همه چیز است
 و در این عالم همه چیز است

گلشن در این سال مبارک که
 او تر می خاستد بدین که
 جشن نوروز به رنگ تباخ واد رنگ
 خسرو و زرشکی رنگ فلک که رنگ

قصیده

چند اساقی فرخ رخ و نور شیه جمال
 بار که اسد که در افشان می توانی از بهار
 نیت احسان است منی عیش و طم
 جوش و سیدگی سینه می به بیایگان
 شریقه فرهاد می پیدا بود گل
 جوش فراخ می و مان کثرت تار بار
 کیا عجب رحمت باری که وقت باران
 سحر باد می مانند عصا می
 ذوق مستی می و طاق و چین من
 شور بلبل می یک کشته می ملک آج کل
 دیتی می طاقیت پرواز کیفیت می
 می پیاده دور که هر صوفی صافی می

مرحبا مطرب مروت فنی زهره خصال
 خیر مقدم که خرامان می توانی از بهار
 شکسته سوز گل می می چین بالمال
 گل زمین چین حسن مین وانه خال
 بل و جوش گل خود و سوزن جمال
 سر مخون که تپو آلوده جهان گریه بال
 ابر مرده می می می قطره نشان بال
 شجر خشک می می جگر تو ناز نهال
 شوق آهنگ می می سوز و می قمری
 بنگیا کثرت شبنم می نمکدان که شال
 اس می امین می می می که او رو بوز
 رقص مستانین می می وجد نشان ملحال

و به سجاد دم می و صفی رخ و دود او و جمال
 و به سلیمان شمشیر می و کف و صانع جمال
 و به خلیفای انبیا می و کرم و ابرو جمال
 و به شیخ فضل و بهر جان عطا جمال
 ۱۹ جوان ذوق
 آسمان جاه و عطارد است و در هم
 مشتری دانش و به پیش و در می جمال
 خورشید و هم چشم و دور که در انوار جمال
 شاه دار اول و سلطان سکندر انصاف
 می حاضرین می می می او می و ده طالع جمال
 همی می می می مطلع خورشید جمال
 مطلع شانه

و در این عالم همه چیز است
 و در این عالم همه چیز است
 و در این عالم همه چیز است
 و در این عالم همه چیز است

درین عالم هر کس که در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است

لب دریا به جیابونکی جگه یون تبحال فیض جاری سحر خیل کو به استکمال نه ارسطو که موطاف نه فلاطو که جلال اک مقولہ یقین فقط فعل کے عقل فعال	گر نہ ہو تہ کی گرمی تپ جھرق بجائے قوت ماسکہ مسک کو قوا سہ گم ہو حکمت آنور ترا علم جہاں ہو تو دیان ہو تر سی عقل سہ عاجز دم جہت متحول
--	--

قطعه

تیرے گلگون سیکر کے جاوے خیال اور پونج جاوے کسین سہو کہیں خیال سہو اور ان او سمن ملک کو تو بخیال عہد مستقبل و ماضی کا وہاں سہو اک حال پرتا کاو سہو پیروہ صوت فانون خیال سر زعمہ سہو فلک سہو نہ سہو اپا مال	دم سہو کیا باد صبا میں کہ دم سہو جہاں یوں ہی دو چار قدم خاک اور اگر بجھا سہو وہ گل میں اگر دیو تو دست میں ہے جلد آنا کہ جہاں عرصہ جولان اوسکا زیب تن اوسکو جو بند کا سہو بگل تصور اوس فلک سہو کو جولان جو کہ تو تویر
--	---

قطعه

سر پہ اندیشہ زلی ماتہ سہو تیار بخیال بشکراہ میں ناگین اگر اوس تیار خیال لاو سکی مشک پہ نہا جلوہ یوں سہو مال	تیرے ماتھی کی بلند کسی کھریف کی چٹا لہکشان کو وہ فلک پر سہو زمین پر جیسے ماتھی پہ بزرگوں کی ہوسہو یکا نشان
---	--

درین عالم هر کس که در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است

درین عالم هر کس که در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است

درین عالم هر کس که در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است
 و در راه حق است و در راه حق است

در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری

چکارا بر تاس بستم و شوق بقیس
 روح کرتی بر کسیست کی قاسم بیل
 جگر نزدیک هر اک فطره سر کلم فطره بیل
 خسر و جرح سر بروشه خورشید اکیل
 نظره بین هر او سکی ده نور تلمیس
 اندیشه هر شکل شهنشاه شکیل
 مطلع شمس کو میبسی هر جبهه اکیل

نظر آتا هر رنگ لب را غر جو بلال
 گاه می خمین هر که شیشه بین کیا کپرس
 تنهیت خوان بود تو آج او شمش دریا و لکا
 ده بهادر شده والا نسب و پاک کهر
 ماه ز چشم زدن بین میه کامل هو جا
 نور معنی هر جگر شکل بنجه او سکا
 مدح حاضرین بیرون مطلع رشون لکا

ده قیامت در نری فوج که شور و غر
 هم منادی کپی سن پیاو گوردون بی
 ناله بوق کی بیت سر کپو بونک کپون
 کوه صبور کوردی غر دم اسکل
 قطعه

مطلع ثالث

جیسو قرآن پس تو بیت در بر و اکیل
 جیسو موسو شرف افزا سنی اسرائیل
 آئین اکتونو سنو نظر معنی اسب حسیل
 کپون کپو کر که الحسن لیل الحسن بیل
 برج خاکی مین هر خورشید فلک کی تو ل
 میدان خون کو بناد سوا بهی انسان عقیل
 تیر حکمی قضا حکم کی تیر عقیل

بعد شامان سلفا کپو سنجو یون سلفی
 تو هر اسطر حسرت ده اولاد تمر
 نور افزا سبصارت هوا گریه اجمال
 روی نیکو پیر مامل نری شو نیکو
 هر جوانسان کی قالب مین ترانظو
 دانش آموز هر گریه بیت عام تری
 جو هر تیغ اجل ایک تر هر حکم کی عقل

در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری

در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری
 و در معنی عدل و کرم و بزرگواری

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

انجمن طرب آئوده که در آستان
 عیش و سواب و ران مه بطور
 زهره سواب عقد شادون کرد آستان
 هنگام نیم عقد شادون کرد آستان
 کیا کیا چو در آوج و شرف آستان
 بدین کی می نشسته جلایک و آستان
 پسند آگ شفق محراب آستان

۹۵ دیوان حضرت

کیا کیا بظاہرین لیتا ہوتا ہک جھک کر ایمان
دو لہجہ کو صبر دم رخ روشن پر آسمان
اب اینہیں جہانیں کوئی غلج آرزو
کرنا ہے شاخ جھنن نہ برگ نہ در کمان
پروہ میں شکستہ غنا کو نخل بہر
نہ اڑی کی پروہ باز گزرا کمان

گو لا کہ جمع و خراج کا ہونے آسمان
ہر جہا کا ایک تودہ خاکستر آسمان
از ان ہر آفتاب کی پیچ پر آسمان
ہون سات آسمان کی جگہ تیر آسمان
کا جل لگا کر دوسرے ہونیں ہر گرا آسمان
مہتاب کو سمجھ کر کہیں جاوے آسمان
فاتح ہو گیا سوجھ ساجھ آسمان
کر کہکشان کی مانگ میں جوتی پہن آسمان
ادنا صاحب میں غنچہ نیلو فر آسمان
کر کر کر ماہ و جہر سے سیم و زر آسمان
گویا ہر اک زمین پر یہ راز آخر آسمان

فردا سینه ف سرو است مبارک و کرم
 توره و نکی پخت طایف عالی می باشد
 این و شنی کو چیده که با به و پخیان
 ابر بهار و دو و چراغان سر توبه تو
 چشم قمرین و به و شنی و چند
 کرد و ارباب به پاره فلیت و تری و سطل
 یک اکتبه و سیاه و خوش رنگ و نور و
 بطلیونین و پیش و نقل و سیر و کاکاس
 آرایش ایسی و ده گلهای رنگ و
 بنوا و اسمین و پول طلائی و فخری
 نقاشخانه کی سر چراغان سر و ده

شہنشاہ کی حد اکو جو سنکر آسمان
وہ جو سب آسمانوں کو اوپر ہو آسمان
ایسا ہی کہ سہاگ پڑا بنکر آسمان

کرتا ہے یہ قصص شخصیت لقارحہ کے
آواز و دامائے نوبت سے گونج اڑتا
دولہہ دولہن کی ہجرت سے اس کا

[illegible]

قلم استیغاثی...
 اشعار و غزلیات...
 کلمه و کلام...

طریق بر سبزی من خضر ہو جیتک ملت فر	سہارا ہو و تا بحر غریق الباس کا دہن
رہو اور لیں تا قطع تعلق سحر جان مسکرا	سیجا کا ہو بالا خانہ ناخور غیدہ سرور
چراغ عمر سے تیری جہان سارا منور ہو	
فسد و غ اسلام کو ہو رونق دین پیما ہو	
شفق گلگونہ ہو جب تک سحر کو رو نہ کیو کو	کرے آراستہ تا شام اپنی موسی گیسو کو
شریالورتی تا کہ کشتان کی ہو بزد کو	کرے دسمہ سے تا قوس فرخ حسن پریا کو
لب پاخور دہ دشمن کی لہو سے تیرا خنجر ہو	
سرد خواہ فدق تیری انگشت سنان پرا ہو	
گلستاہین ہوتا گل اور گل شاخ ہوتا ہے	یستائین ہوتا فی اور فی سے نغمہ ہوتا ہے
نہال تاک مین انگور ہو انگور مین صبا	نشہ صبا مین جو اور ہوشہ جب تک افرا
شراب عیش سے خالی کہی تیرا نہ ساغر ہو	
ہمیشہ جتن جہشک سے تیرا جتن بہتر ہو	
رہی تاکام دیندار و فکوا حکام شریک	خوشی تا حایو فکوا ہو کعبہ کی زیارت
رہی تا عابد و فکوا شوق محراب عباد	ساز اہل سنت تا ہو مسجدین عباد
ترا خطبہ مین ہوتا نام اور خطبہ بیب ہو	ترا حامی ابو بکر و عمر عثمان و حیدر ہو

نامت...
 کلمہ و کلام...
 اشعار و غزلیات...
 کلمہ و کلام...

نامت...
 کلمہ و کلام...
 اشعار و غزلیات...
 کلمہ و کلام...

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کثرتِ نارِ نظرِ سحری تماشا نیون کی
 درِ خوش آبِ مضامین سحر بنا کر لایا
 جسکو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنادی او سکو
 دمِ نظارہ سحری روی نگہ پر سہرا
 واسطی تیری سحر افوقِ ثنا گر سہرا
 دیکھہ سطرِ حسرتی کہیں سخنِ سحر سہرا

رباعیات مدح

شامِ تجریدِ دولت و بختِ فیروز
 ہووے شرفِ اندوز تری طالعِ سحر
 فوخ ہوندا جہان میں جشنِ نوروز
 ہر سالِ حمل میں ہر عالمِ فخر

رباع

خود شید سحر کرد ز جہان میں نوروز
 ہی تجھکو زمانہ میں شرفِ دوازدہ ماہ
 اور تجھ ہی جہانِ روزِ مرتِ اندوز
 اور ہی مہرِ جہاں تاب کو اکاٹھ کر دے

رباع

کہتا ہی فیروز کے رنگِ نوروز
 ہو دشمن سرکش کر لیو سہمِ الموت
 تو موصفِ اعدا پر مقررِ فیروز
 ہا شاہِ عدو کش ترا تیر دینِ دوز

CALL No. { ۸۹۱۲۴۳۱ } ACC. No. ۲۴۵۴
 AUTHOR ذوق شفیق
 TITLE دلچسپ ذوق

۸۹۱۲۴۳۱
 ۲۴۵۴
 ذوق شفیق
 دلچسپ ذوق

Date	No.	Date	No.

RECKED AT THE TIME



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

